آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ
AGA KHAN UNIVERSITY EXAMINATION BOARD

ای مارکنگ نوٹس برائے 'اردو لازمی' ایس ایس سی سالِ اوّل، سالانہ امتحانات ۲۰۲۴ء

تعارف:

اس رپورٹ میں طلبہ کے ہر سوال کی کارکردگی پر عمومی تأثرات اور طلبہ کے جوابات کی چند مخصوص مثالیں شامل ہیں، جو دیے گئے تأثرات کی توجیہ کرتی ہیں۔ بہ راہِ مہربانی اس بات کو مدِّ نظر رکھا جائے کہ یہ بیانیہ تأثرات ای مارکنگ سیشن سے جمع کیے گئے ہیں جو بہتر اور ناقص جوابات کے عمومی خیال کو ظاہر کرتے ہیں، جب کہ اس دستاویز میں شامل کیے گئے طلبہ کے جوابات (عکس) دیے گئے تأثرات میں سے چند مخصوص مثالوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

ای مارکنگ نوٹس:

یہ رپورٹ امتحانی پرچے میں شامل ہر سوال پر طلبہ کی کارکردگی پر ممتحنین کی رائے اور طلبہ کی طرف سے دیے گئے جوابات کی چند مثالوں پر مشتمل ہے۔ یہ رائے طلبہ کی طرف سے دیے گئے بہتر اور ناقص جوابات کے بارے میں ای مارکنگ میں حصّہ لینے والے ممتحنین کے مجموعی تأثرات کی بنیاد پر مرتب کی گئی ہے، لیکن یہ ذہن نشین رہے کہ یہاں پیش کیے گئے طلبہ کے جوابات بہ طورِ مثال دیے گئے ہیں۔

ایس ایس سی سالِ اوّل 'اردو لازمی' کا پرچہ دوم پانچ سوالات پر مشتمل ہے۔ سوال نمبر ایک اور سوال نمبر دو، کے بالترتیب تین تین اجزا ہیں۔ یہ دونوں سوالات درسی کتاب 'مجموعۂ نظم و نثر' برائے نویں جماعت سے ترتیب دیے گئے ہیں۔ پرچے کے اس حصّے میں مختصر / تعمیری جوابی سوالات (CRQs) کے ذریعے طلبہ کی لغوی اور گہری معنوی سمجھ بوجھ کے ساتھ ان کی استدلالی صلاحیت کی بھی جانچ ہوتی ہے۔ سوال نمبر تین، چار اور پانچ مفصل جوابی سوالات (ERQs) ہیں جو بالترتیب تبصرہ نگاری، تخلیقی تحریر اور خط نویسی سے متعلق ہیں۔ اس تحریری امتحان میں لکھے گئے مواد کی مناسبت سے قابلِ فہم تحریر، درست زبان کا استعمال، املا کی درستی، جملوں اور پیروں (اقتباسات / پیراگراف) کے درمیان ربط اور تبصرہ نگاری، کہانی نویسی / روداد نویسی اور خط نویسی کی درست ساخت کے استعمال کی جانچ ہوتی ہے۔

اساتذہ اور طلبہ کو اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ سوالات ایسے انداز میں پوچھے جاسکتے ہیں کہ جن سے کسی حاصلِ تعلم (SLO) کے مطابق ان کی معلومات، سمجھ بوجھ اور علم کے اطلاق کی بھی جانچ ہو۔ طلبہ کو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ کسی بھی سوال کو دیے گئے نمبرات (Marks) دراصل جواب لکھنے کے لیے مہیا کی گئی جگہ کے مطابق ہوتے ہیں، جو اس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ مطلوبہ جواب کتنا طویل ہونا چاہیے۔ زیادہ نمبرات (Marks) کے حصول کے لیے غیر ضروری طوالت درکار نہیں۔ مخصوص جگہ سے زیادہ لکھنا دوسرے سوالات کے لیے دیے گئے وقت کو ضائع کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔

طلبہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ تعلمی حاصلاتِ طلبہ (SLOs) میں استعمال ہونے والے کلماتِ امریہ (Command Words) سے واقف ہوں کیوں کہ یہ کلماتِ امریہ (Command Words) سوالات میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ البتہ! یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ تمام سوالات میں کلماتِ امریہ (Command Words) استعمال نہیں ہوتے بلکہ 'کیوں'، 'کیسے' اور 'کیا' جیسے سوالیہ الفاظ بھی سوالات کا حصّہ ہو سکتے ہیں۔

عمومی تبصرہ:

اس امتحانی پرچے میں زیادہ تر طلبہ نے اکثر سوالات میں عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ بالخصوص درسی کتاب 'مجموعۂ نظم و نثر' کے اسباق (منظوم و منثور) سے معلومات پر مبنی سوالات اور اپنے مشاہدے / مطالعے اور روزمرہ زندگی سے واقعات اور آرا تحریر کرنے سے متعلق سوالات کے بہتر جوابات تحریر کیے گئے، عبارت فہمی، شعر کی تشریح اور علمِ بیان کی اصطلاح 'تشبیہ' کی تعریف و وضاحت کی گئی۔ تبصرہ نگاری، تخلیقی تحریر اور خط نویسی میں بھی عمدہ تحریریں سامنے آئیں۔ تاہم! کچھ جوابات اِس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ طلبہ سوال کے متن کو سمجھنے میں ناکام رہے۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ کچھ طلبہ کو سوالات میں استعمال کیے گئے کلماتِ امریہ (Command Words) کے مطابق اپنے جوابات کو پیش کرنے میں دشواری پیش آئی۔ اصنافِ ادب کی تعریف سے آگاہی حاصل کرنے پر بھی خاص توجہ درکار ہے۔

توجہ فرمائیے! اس دستاویز میں طلبہ کی طرف سے تحریری جوابات کے جو عکس شامل کیے گئے ہیں، ان میں کسی قسم کی ترمیم و تصحیح (جیسے کہ قواعد، املا، ترتیب اور حقائق پر مبنی معلومات وغیرہ) نہیں کی گئی ہے۔

تفصیلی تاثرات

مختصر / تعمیری جوابی سوالات (CRQs) اور مفصل جوابی سوالات (ERQs)

سوال نمبر 1 (الف)	
سوال	آپ کے 'مجموعۂ نظم و نثر (درسی کتاب)' میں شامل سبق (افسانہ) 'چراغ کی لو' میں مصنفہ ہاجرہ مسرور ہمارے معاشرے کے کن تلخ حقائق کو زیرِ تحریر لائی ہیں؟ کوئی دو نِکات بیان کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	1.2.6
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	کسی پیراگراف یا عبارت میں دی گئی اہم باتوں اور تفصیلات کا خلاصہ بیان کر سکیں۔
کُل نمبر	2
تفہیمی سطح	سمجھنا
نِکات برائے جانچ	ایک نکتے کا ذکر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (دو درکار ہیں)۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں طلبہ کی مجموعی اعتبار سے کارکردگی بہت اچھی رہی۔ یوں محسوس ہوا کہ طلبہ کو یہ افسانہ اُن کے معاشرے اور ہماری روزمرہ زندگی سے بہت قریب محسوس ہوا، جسے وہ خوب سمجھے اور اُس کا اظہار جوابات میں نظر آیا۔

بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات انھیں تسلیم کیا گیا جن میں طلبہ نے سوال کے مطابق واضح جواب تحریر کیا۔ سبق سے نِکات بیان کرتے ہوئے طلبہ کی جانب سے جس نوعیت کے جملے سامنے آئے وہ کچھ یوں رہے: "(۱) اس میں غریب آدمی کی بھوک اور افلاس کی زد میں سسکتی ہوئی زندگی کو بیان کیا گیا ہے کہ جہاں ایک غریب اپنی چھوٹی سی خواہش بھی پوری کرنے کے لیے برسوں بس سوچتا ہی رہ جاتا ہے۔ (۲) کچھ امیر لوگوں کا عالی شان اور پر آسائش طرزِ زندگی، غریبوں کی بے بسی کو منہ چڑا رہی ہوتی ہے۔ (۳) غریب طبقہ مجبوراً امیروں کی خدمت کرتے رہنا اپنی لڑکھڑاتی زندگی کا کچھ نہ کچھ سہارا ہی سمجھتا ہے۔ (۴) بہت سے لوگ کسی کی مدد کرنے میں بے حسی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ (۵) لوگوں کو جس کام میں ان کے مطابق ثواب نظر نہیں آتا ہے اُس پر عمل ہی نہیں کرتے۔ (۶) غریب کی مجبوری اور لاچاری کا فائدہ اُٹھایا جاتا ہے۔ (۷) اشیائے خور و نوش کی قیمتوں میں بے جا و ناجائز اضافہ کیا جاتا ہے۔" عموماً اسی طرح کے نِکات جوابات میں شامل رہے۔ سوال میں چوں کہ دو (۲) نِکات بیان کرنے کو کہا گیا تھا تو طلبہ نے نمایاں طور پر علیحدہ علیحدہ نِکات واضح کیے۔ اس سوال میں موجود کلمہ ٔامر یہ 'بیان کرنا' کے تقاضے پورے کرتے ہوئے جواب تحریر کیا گیا۔
بہتر جواب کا عکس	۱۔ مصنفہ نے ان لوگوں کی طرف روشنی ڈالی ہے جو وقت آنے پر کسی کام نہیں آتے خواہ دوسرا کتنی ہی مصیبت سے دو چار کیوں نہ ہو مگر چار لوگوں کو دکھانے کے لیے سخی بننے کا خوب اچھے سے مظاہرہ کرتے ہیں حالانکہ اب اس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ۲۔ مصنفہ نے لوگوں کو بڑھتی ہوئی مہنگائی کی طرف متوجہ کرنے کے لیے کہا ہے کہ وقت کے ساتھ مہنگائی خواہ کتنی ہی بڑھ جائے۔ مگر ایک ملازم کی تنخواہ میں کچھ اضافہ نہیں ہوتا جس کی وجہ سے وہ اپنی ضروریات پوری کرنے سے قاصر رہتا ہے۔
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات وہ رہے جنھیں پڑھ کر یہ محسوس ہوتا تھا کہ ان طلبہ نے اس سبق کا مطالعہ ہی نہیں کیا ہے یا پھر انھیں یاد نہیں رہا کہ اِس سبق میں پڑھا کیا تھا۔ ایسے طلبہ نے اس سوال کے جواب میں بے ربط اور بے جا جملے تحریر کیے، سبق میں بیان کردہ معاشرتی حقائق سے ناآشنائی ظاہر ہوئی اور کہیں مصنفہ کا اسلوب / خصوصیاتِ تحریر بیان کی گئیں، تو کہیں مصنفہ کی زندگی کے بارے میں ایک دو جملے تحریر کر دیے وغیرہ۔ گویا! سوال کے مطلوب پر ہی غور نہیں کیا گیا۔
ناقص جواب کا عکس	(۱) مصنفہ ہاجرہ مسرور یہ حقائق بیان کرنا چاہ رہی ہے کہ جہاد کرنے کے لیے کوئی بھی عمر یا جنس کی قید نہیں ہوتی ہے بلکہ ہمارے اندر جہاد کرنے کے لیے جذبہ ایثار، جذبہ جہاد، جذبہ قربانی ہر وقت موجود ہونا چاہیے۔ (۲) ہمیں دشمنوں کا بہادر اور نڈر ہو کر مقابلہ کرنا چاہیے اور اپنے ملک کی ہر طور پر حفاظت کرنی چاہیے۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر)	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلہ ٔخیال

'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھا یا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login
اضافی تجویز: دورانِ تدریس درسی کتاب سے سبق کی بلند خوانی کے بعد جماعت میں تمام طلبہ کو چار سے پانچ افراد کے گروہوں میں تقسیم کر دیا جائے اور انھیں یہ ہدف دیا جائے کہ اس سبق کے تمام پیروں / پاروں / ٹکڑوں (اقتباس / پیراگراف) سے معلومات پر مبنی دو سے تین سوالات بنائے جائیں (حسبِ ضرورت سوالات زیادہ یا کم بھی ہو سکتے ہیں)۔ بعد ازاں انھی سوالات میں سے چنیدہ اور منفرد سوالات پر مشتمل مشقی پرچہ (worksheet) ترتیب دے کر طلبہ کو حل کرنے کے لیے دیا جائے۔		

سوال نمبر 1 (ب)	
سوال	مجموعۂ نظم و نثر میں موجود سبق 'نام دیو۔مالی' اردو ادب کی کس صنف سے تعلق رکھتا ہے؟ نیز اُس صنف کی وضاحت میں دو نِکات تحریر کیجیے۔
تعلّمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	1.2.1&1.2.16
تعلّمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	مختلف قسم کے متون یا عبارتوں کے اقتباسات کی مدد سے ان کے مآخذ اور استعمال (لغت کا کوئی صفحہ، استقبالیہ کارڈ، دعوت نامہ یا سوالنامہ) کی نشاندہی کر سکیں، سائنسی اور تکنیکی علامات، اصطلاحات اور تعریفات کی فہم رکھتے ہوئے ان کی نشاندہی کر سکیں۔
کُل نمبر	3
تفہیمی سطح	سمجھنا
نِکات برائے جانچ	• صنفِ ادب کی درست شناخت پر ایک نمبر دیا جائے۔ • صنفِ ادب 'خاکہ نگاری' کی درست وضاحت میں ایک نکتہ بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (دو درکار ہیں)۔

مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں طلبہ کی کارکردگی مناسب ہی رہی۔ صرف وہ طلبہ ہی اس سوال کا جواب درست اور جامع انداز میں تحریر کر سکے جنھیں یہ معلوم تھا کہ ہماری درسی کتاب میں موجود سبق 'نام دیو۔مالی' اردو ادب کی کس صنف (خاکہ نگاری) سے تعلق رکھتا ہے اور انھیں خاکہ نگاری کی نوعیت سے آشنائی بھی تھی۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات وہ قرار پائے جن میں طلبہ نے یہ تو بیان کیا ہی کہ سبق 'نام دیو۔مالی' اردو ادب کی جس صنف سے تعلق رکھتا ہے اُسے 'خاکہ نگاری' کہتے ہیں۔ نیز خاکہ نگاری کی وضاحت میں دو نِکات واضح طور پر تحریر کیے گئے جو کہ سوال کا مطلوب تھا۔ صنفِ ادب 'خاکہ نگاری' کی وضاحت میں طلبہ کے جوابات کچھ ان الفاظ میں رہے: "(۱) خاکہ نگاری ایک سوانحی مضمون ہے (۲) خاکہ نگاری میں کسی شخصیت کی زندگی کے اہم اور منفرد پہلو اِس طرح اُجاگر کیے جاتے ہیں کہ اُس شخصیت کی ایک جیتی جاگتی تصویر قاری کی ذہن میں پیدا ہو جاتی ہے۔ (۳) خاکہ اُسی شخص کا لکھا جا سکتا ہے جس سے خاکہ نگار ذاتی طور پر واقف ہو اور اُس نے اُسے بہت قریب سے دیکھا ہو یا ملنا جلنا رہا ہو۔"
بہتر جواب کا عکس	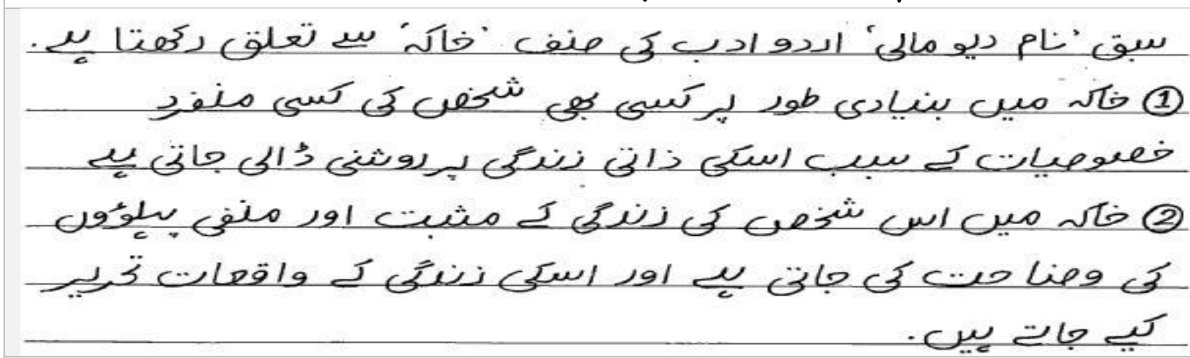 سبق 'نام دیو مالی' اردو ادب کی صنف 'خاکہ' سے تعلق رکھتا ہے۔ ① خاکہ میں بنیادی طور پر کسی بھی شخص کی کسی منفرد خصوصیات کے سبب اسکی ذاتی زندگی پر روشنی ڈالی جاتی ہے ② خاکہ میں اس شخص کی زندگی کے مثبت اور منفی پہلوؤں کی وضاحت کی جاتی ہے اور اسکی زندگی کے واقعات تحریر کیے جاتے ہیں۔
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات میں طلبہ نے سبق 'نام دیو۔مالی' کی صنفِ ادب کے اعتبار سے نشان دہی کرنے کے بہ جائے اس سبق کے مرکزی کردار 'نام دیو۔مالی' کے کام کرنے کا انداز کہ نام 'دیو۔مالی' اپنے پودوں کا بہت خیال رکھتا تھا، دور دور سے پانی بھر کر لاتا تھا اور بچوں کا علاج جڑی بوٹیوں سے کرتا تھا وغیرہ تحریر کر دیا تو کسی نے سبق کا مرکزی خیال کہ اپنے پیشے سے لگاؤ ہونا یا محنتی ہونا وغیرہ بیان کرنے پر ہی اکتفا کیا۔ کچھ طلبہ نے مولوی عبدالحق کا طرزِ تحریر بیان کرتے ہوئے جوابی سطور پُر کر دیں تو کسی نے انھیں 'بابائے اردو' کہتے ہوئے اردو کے حوالے سے ان کی خدمات تحریر کر دیں۔ یوں محسوس ہوا کہ ایسے طلبہ یا تو سوال سمجھ ہی نہیں سکے یا پھر بہ غور سوال سمجھے بغیر ہی جواب کی جانب بڑھ گئے۔ اصنافِ ادب سے نا آشنائی تو واضح دکھائی دی کیوں کہ ایسے طلبہ نے جس صنف ادب کی تعریف ذہن میں آئی وہی تحریر کر ڈالی۔
ناقص جواب کا عکس	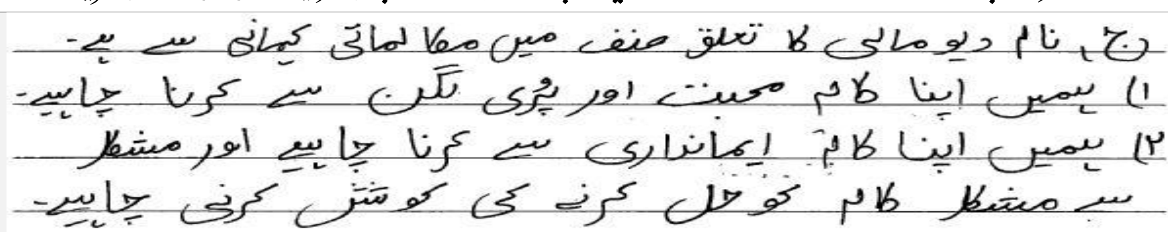 ج۔ نام دیو مالی کا تعلق صنف میں مکالماتی کہانی سے ہے۔ ۱) ہمیں اپنا کام محبت اور بڑی لگن سے کرنا چاہیے۔ ۲) ہمیں اپنا کام ایمانداری سے کرنا چاہیے اور مستقل سے مستقل کام کو حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر)	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال

'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login
اضافی تجویز: اساتذہ کو چاہیے کہ 'مجموعۂ نظم و نثر (درسی کتاب)' میں شامل اردو اصنافِ ادب سے متعلقہ مختلف اسباق کی صنف طلبہ کو ذہن نشین کروالیں اور ان اصناف کے موازنے سے ان کے مابین فرق کو بھی بہ خوبی سمجھائیں۔ یاد رہے! درسی کتاب میں اسباق کی فہرست میں یہ نشان دہی کی گئی ہے کہ کون سا سبق کس صنفِ ادب سے تعلق رکھتا ہے۔ نیز درسی کتاب کے اختتام پر موجود کتابیات (ملاحظہ فرمائیے! اشاعت: نہم، اکتوبر ۲۰۲۲ء اور مابعد نہم) اِس حوالے سے کامل راہ نما ہے۔		

سوال نمبر 1 (ج)	
سوال	بعض لوگوں کو یہ شوق ہوتا ہے کہ ہمارا نام ہو اور لوگ ہماری تعریفیں کریں۔ ایسے لوگ اُس کام میں بھی ہاتھ ڈال دیتے ہیں جو کام انھیں کرنا نہیں آتا۔ پھر یوں نادانی کی وجہ سے ایسے لوگ کام بنانے کی بہ جائے بگاڑ کر رکھ دیتے ہیں۔ جس طرح آپ کی درسی کتاب 'مجموعۂ نظم و نثر' میں شامل سبق 'چچا چھکن نے دھوبن کو کپڑے دیے' میں چچا چھکن میلے کپڑے دھلائی کے لیے دھوبن کو دینے میں بہت نقصان کر بیٹھے۔ حال آں کہ چچی منع بھی کرتی رہیں، مگر چچا نے ایک نہ سُنی۔ اِسی لیے کہا جاتا ہے کہ "جس کا کام اُسی کو ساجھے"۔ درج بالا رائے کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اپنے گرد و پیش کے مشاہدے (حقیقی / خیالی) سے چچا چھکن کی مِثل کسی شخصیت کا ذکر کرتے ہوئے کوئی واقعہ بیان کیجیے۔
تعلّمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	1.2.11
تعلّمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	افسانے اور ڈرامے پڑھ کر کرداروں پر تبصرہ کر سکیں۔
کُل نمبر	2

تفہیمی سطح	اطلاق
نِکات برائے جانچ	• کیے جانے والے کام کا ذکر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • پہنچے والی تکلیف یا نقصان بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں اکثر طلبہ نے عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ یہ سوال نسبتاً آسان سوال تصور کیا گیا تھا، کیوں کہ جواب میں طلبہ نے اپنی زندگی سے ہی سوال کے تناظر میں ایک مثال پیش کرنی تھی۔ جو طلبہ سوال کی نوعیت سمجھ کر جواب کی جانب بڑھے انھوں نے جواب بھی خوب تحریر کیا۔ البتہ ! وہ طلبہ جو سوال کو بہ خوبی سمجھ نہیں سکے وہ جواب بھی درست تحریر نہ سکے۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات میں طلبہ نے سوال کے مطلوب کے مطابق واضح طور پر اپنے تجربے یا گرد وپیش کے مشاہدے سے ایسا واقعہ تحریر کیا کہ جس نے سوال کی نوعیت کا بہ خوبی احاطہ کیا۔ ایسے شخص اور اُس کی جانب سے کیے جانے والے کام کا ذکر بھی موجود رہا کہ جو بغیر مہارت اُس کام کو کرنے میں لگ گیا جو اُسے آتا ہی نہیں تھا، پھر نتیجہ بھی تحریر کیا گیا کہ نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ ایسے طلبہ نے جواب کے لیے دی گئی سطور کا بھی موزوں استعمال کیا اور اپنا جواب انھیں سطور میں ہی مکمل کیا۔ طلبہ نے جواب میں عمدہ الفاظ کا استعمال کیا جس سے عبارت آرائی بھی خوب رہی۔
بہتر جواب کا عکس	ہمارے پڑوسی، علی صاحب بھی چچا چھکن جیسے ہی ہیں۔ پر اُس کام میں انہیں ہاتھ ڈالنا ہوتا ہے جو ان کے کسی کام کا نہیں اور نہ انہیں آتا۔ ایک مرتبہ ہمارے محلے کی پانی کی لائن خراب ہوگئی اب سب سوچ میں پڑ گئے کہ کیا کیا جائے ہمارے پڑوسی، علی صاحب بڑے مزے سے بولے "ایسا کونسا کام جو ہم نہ کر سکیں۔" یہ کہہ کر انہوں نے پانی کی لائن صحیح کرانے کی ذمہ داری لے لی اور اپنے جیسا مزدوار بلا کر لائن کے مسئلے کو اور بگاڑ دیا، دو دن ہوگئے مگر لائن صحیح نہ ہو پائی۔ آخر کار ہم سب کو خود ہی کرانی پڑی۔
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات میں طلبہ اِس سوال کو سمجھنے سے ہی قاصر نظر آئے اور سوال میں دیے گئے بیان کے تناظر میں چچا چھکن کی مثل اپنے تجربے یا مشاہدے سے کسی شخص کا کوئی واقعہ (حقیقی یا تخیلی) تحریر کرنے کے بہ جائے اس سوال میں دیے گئے بیان پر تبصرہ تحریر کرنے پر ہی اکتفا کیا۔ کچھ طلبہ نے سبق کے مرکزی کردار چچا چھکن کے بارے میں رائے تحریر کر دی۔ ایسے بھی ناقص جوابات سامنے آئے جن میں سبق میں بیان کردہ واقعہ ہی تحریر کر دیا گیا۔ کچھ نے تو دیے گئے سوال کو ہی جواب میں لکھ دیا کہ جیسے اس پر کچھ تو نمبر مل ہی جائیں گے۔ کچھ جوابات میں بہت سے الفاظ / جملے لکھنے کے بعد کاٹ بھی دیے گئے جس سے جواب کے مجموعی تأثر پر اچھا اثر نہیں پڑا اور جواب میں دی گئی سطور کا بھی نقصان ہوا۔ یاد رہے ! امتحانی پرچے میں جس سوال کے جواب کے لیے جو سطور دی جاتی ہیں، انھیں سطور میں ہی اُس سوال کا جواب مکمل کرنا ہوتا ہے۔ نیز اضافی کام کے لیے دیے جانے والے صفحات (Rough Pages) پر موجود تحریر کو بہ طورِ جواب تسلیم نہیں کیا جاتا۔ لہٰذا طلبہ امتحانی پرچے میں اس فعل سے اجتناب برتیں۔

ناقص جواب کا عکس

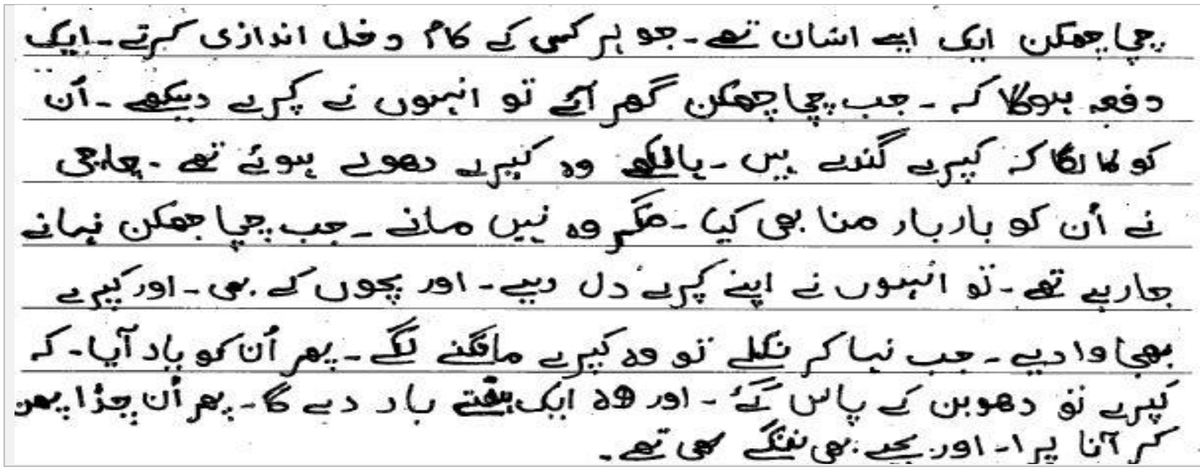

چچا چھکن ایک ایسے انسان تھے۔ جو ہر کسی کے کام دخل اندازی کرتے۔ ایک
دفعہ ہوگا کہ۔ جب چچا چھکن گھر آئے تو انہوں نے کپڑے دیکھے۔ اُن
کو لگا کہ کپڑے گندے ہیں۔ بالکل وہ کپڑے دھولے ہوئے تھے۔ چچی جی
نے اُن کو بار بار منع بھی کیا۔ مگر وہ نہیں مانے۔ جب چچا چھکن نہانے
جارہے تھے۔ تو انہوں نے اپنے کپڑے دل دیے۔ اور بچوں کے بھی۔ اور کپڑے
بھی وا دیے۔ جب نہا کر نکلے تو وہ کپڑے مانگنے لگے۔ پھر اُن کو یاد آیا۔ کہ
کپڑے تو دھوبن کے پاس گئے۔ اور وہ ایک ہفتے باد دے گا۔ پھر اُن بچڑا پھن
کر آنا پڑا۔ اور بچے بھی ننگے ہی تھے۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: طلبہ کو درسی کتاب 'مجموعۂ نظم و نثر، برائے نویں جماعت' کے اسباق کی تدریس میں اس اعتبار سے بھی سمجھایا جائے کہ یہاں متن میں سے جو مرکزی خیال سامنے آرہا ہے یا جو نکتہ / بات بیان ہوئی ہے اُسے اپنی عملی زندگی کے تناظر میں کس طرح دیکھا جاسکتا ہے۔ نیز اطلاق پر مبنی سوال کو سمجھنے کی بھی مشق کروائی جائے، تاکہ امتحانی پرچے میں اس نوعیت کے سوالات کو سمجھنے میں کامیابی رہے۔

سوال نمبر 2 (الف)	
سوال	مجموعۂ نظم ونثر میں شامل نظم 'برسات کا تماشا' بہ لحاظِ ہیئت (ساخت) کس صنف سے تعلق رکھتی ہے؟ نیز اُس ہیئت کی تعریف بیان کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	1.2.9
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	مختلف اصنافِ سخن میں فرق بتا سکیں۔
کُل نمبر	2
تفہیمی سطح	جاننا
نِکات برائے جانچ	• ہیئت (ساخت) کی درست نشان دہی (مخمس) پر ایک نمبر دیا جائے۔ • ہیئت (مخمس) کی درست تعریف پر ایک نمبر دیا جائے۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں طلبہ کی کارکردگی اچھی نہیں رہی۔ یوں محسوس ہوا کہ جیسے نظم کو ہیئت کے اعتبار سے سمجھنے اور اُسے یاد رکھنے کی طرف رجحان کم ہے۔ تاہم! درست جوابات بھی سامنے آئے، مگر ان کی مجموعی تعداد نسبتاً قلیل ہے۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات میں طلبہ نے سوال کے دونوں حصوں کا مفصل جواب تحریر کیا۔ سوال کے پہلے حصے میں نظم 'برسات کا تماشا' کی ہیئت 'مخمس' بتائی گئی۔ نیز دوسرے حصے میں اس ہیئت کی تعریف بیان کی گئی کہ "مخمس ایسی نظم کو کہتے ہیں جس کا ہر بند پانچ مصرعوں پر مشتمل ہو۔" طلبہ نے جواب تحریر کرتے ہوئے اختصار کے ساتھ 'مخمس' کی جامع تعریف تحریر کی جس سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ ایسے طلبہ امتحانی پرچہ حل کرتے ہوئے اس بات کا بھی بہ طورِ خاص خیال رکھتے ہیں کہ جس سوال میں جتنا مطلوب ہو اتنا ہی جواب تحریر کیا جائے اور بے جا وقت صَرف کرنے سے بچا جائے تاکہ ہر سوال کو اُس کی نوعیت کے اعتبار سے وقت دے کر بہتر طور پر امتحانی پرچہ حل کیا جائے۔
بہتر جواب کا عکس	نظم "برسات کا تماشا" ہیئت کے لحاظ سے مخمس ہے۔ مخمس وہ نظم ہوتی ہے جو جس کا ہر بند پانچ (۵) مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہے۔
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات میں طلبہ نے وہ صنفِ سخن (بہ لحاظِ ہیئت) تحریر کردی جو اُس وقت اُن کے ذہن میں آئی۔ کچھ جوابات میں مشاہدہ ہوا کہ طلبہ کو 'مسدس' اور 'مخمس' میں فیصلہ کرنے میں دشواری ہوتی محسوس ہوئی، یعنی سوال میں مذکورہ نظم 'برسات کا تماشا' کی ہیئت 'مسدس' کہی گئی اور تعریف 'مخمس' کی بیان کی گئی تو کہیں اس کے اُلٹ۔ یعنی یہ کہا جاسکتا ہے کہ ایسے طلبہ کو ہیئت کے اعتبار سے نظم کی اقسام سے آشنائی بہت کم اور غیر واضح ہے۔ کچھ جوابات ایسے بھی رہے جن میں طلبہ نے نظم 'برسات کا تماشا' میں بیان شدہ برسات کی منظر کشی تحریر کرنا ہی جواب کا مطلوب جانا۔
ناقص جواب کا عکس	برسات کا تماشا بناوٹ کے لحاظ سے مسدس ہے اور ہیئت کے لحاظ سے منظر کشی ہے۔ منظر کشی سے مراد کسی موقعے کے بارے میں وضاحت کرنا جیسے اِس نظم میں نظیر اکبر ابادی نے بارش کے بارے میں بیان کیا۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصل تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصل تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلہ ٔخیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطہ ٔنظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلہ ٔخیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ کو چاہیے کہ تعلیمی سال کے آغاز میں ہی اپنی راہ نمائی میں طلبہ سے 'مجموعۂ نظم و نثر (درسی کتاب)' میں شامل تمام اصنافِ سخن (بہ لحاظِ ہیئت اور بہ لحاظِ موضوع) کو سمجھاتے ہوئے اُس کا ایک وضاحتی نقشہ بنوا کر کمرۂ جماعت کی دیوار پر آویزاں کریں اور جب جس نظم کی تدریس ہو رہی ہو اُس کی صنف سے متعلق طلبہ کو سمجھاتے ہوئے اُس نقشے کی طرف بھی توجہ دلاتے رہیں (اس سرگرمی کا اطلاق نثری اصناف کے حوالے سے بھی موزوں رہے گا)۔

سوال نمبر 2 (ب)	
سوال	ہوگیا مانندِ آب ارزاں مسلماں کا لہو مضطرب ہے تو کہ تیرا دل نہیں دانائے راز دیے گئے شعر سے متعلق درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے: i. علمِ بیان کی اصطلاح 'تشبیہ' کی تعریف بیان کیجیے۔ ii. دیے گئے شعر میں موجود تشبیہ کی وضاحت کیجیے۔ iii. دیے گئے شعر میں سے تشبیہ کے رکن 'حرفِ تشبیہ' کی نشان دہی کیجیے۔
تعلمی حاصل طلبہ (نمبر)	1.2.13

تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	علمِ بیان کی بنیادی اصطلاحوں، تشبیہ اور استعارہ کی نشاندہی کر سکیں۔
کُل نمبر	3
تفہیمی سطح	سمجھنا
نکات برائے جانچ	• اصطلاحِ تشبیہ کی درست تعریف بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • شعر میں سے تشبیہ کی وضاحت کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • حرفِ تشبیہ کی نشان دہی کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں طلبہ کی کارکردگی بہتر رہی۔ بالخصوص اس سوال کے پہلے اور تیسرے جُزو میں اکثر طلبہ درست اور واضح جواب تحریر کرنے میں کامیاب رہے۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات میں طلبہ نے سوال کے تینوں جزو کا درست جواب تحریر کیا۔ سوال کے پہلے جُزو کے جواب میں طلبہ نے تشبیہ کی واضح تعریف کچھ ان الفاظ میں بیان کی: ''تشبیہ عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کے لغوی معنی مشابہت، تمثیل اور کسی چیز کو دوسری چیز کی مانند قرار دینا ہیں۔ علم بیان کی رو سے جب کسی ایک چیز کو کسی خاص صفت کے اعتبار سے یا مشترک خصوصیت کی بنا پر دوسری چیز کی مانند قرار دیا جائے تو اسے تشبیہ کہتے ہیں۔'' سوال کے دوسرے جُزو کے جواب میں طلبہ نے کچھ یوں تحریر کیا کہ ''دیے گئے شعر میں مسلمان کے لہو کو آب کی مانند (مانندِ آب) قرار دیا گیا ہے۔'' سوال کے تیسرے جُزو میں طلبہ نے تشبیہ کے ارکان سے اپنی شناسائی کا ثبوت دیتے ہوئے 'حرفِ تشبیہ' پہچان لیا اور ''مانند'' کی نشان دہی کی۔ سوال کے جس جُزو کے لیے جو سطور دی گئی تھیں وہیں اپنا جواب تحریر کیا گیا۔
بہتر جواب کا عکس	دیے گئے شعر سے متعلق درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے: i. علمِ بیان کی اصطلاح 'تشبیہ' کی تعریف بیان کیجیے۔ (1 نمبر) کسی شے کو کسی دوسری شے سے مشترک صفت کی وجہ سے ملانے کو تشبیہ دینا کہلاتا ہے۔ ii. دیے گئے شعر میں موجود تشبیہ کی وضاحت کیجیے۔ (1 نمبر) مذکورہ بالا شعر میں مسلمان کے لہو کو آبِ ارزاں یعنی پانی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ شاعر اس بات پر روشنی ڈال رہے ہیں کہ آج کل مسلمان کا لہو اتنا سستا ہو گیا ہے کہ پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے۔ iii. دیے گئے شعر میں سے تشبیہ کے رکن 'حرفِ تشبیہ' کی نشان دہی کیجیے۔ (1 نمبر) مندرجہ بالا شعر میں حرفِ تشبیہ "مانند" ہے۔
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات وہ قرار پائے جہاں سوال کے مطابق علمِ بیان کی اصطلاح تشبیہ کی تعریف اور دیے گئے شعر سے اُس کی وضاحت کے بہ جائے شعر کا مفہوم بیان کر دیا تو کہیں علامہ اقبال کی شاعری پر تبصرہ ہوا۔ کہیں تشبیہ کی تعریف بیان بھی گئی تو شعر سے وضاحت اور شعر میں مستعمل حرفِ تشبیہ کی درست نشان دہی نہیں کر سکے۔ جوابی سطور کو غیر مطلوب الفاظ سے پُر کر دیا گیا۔

ناقص جواب کا عکس

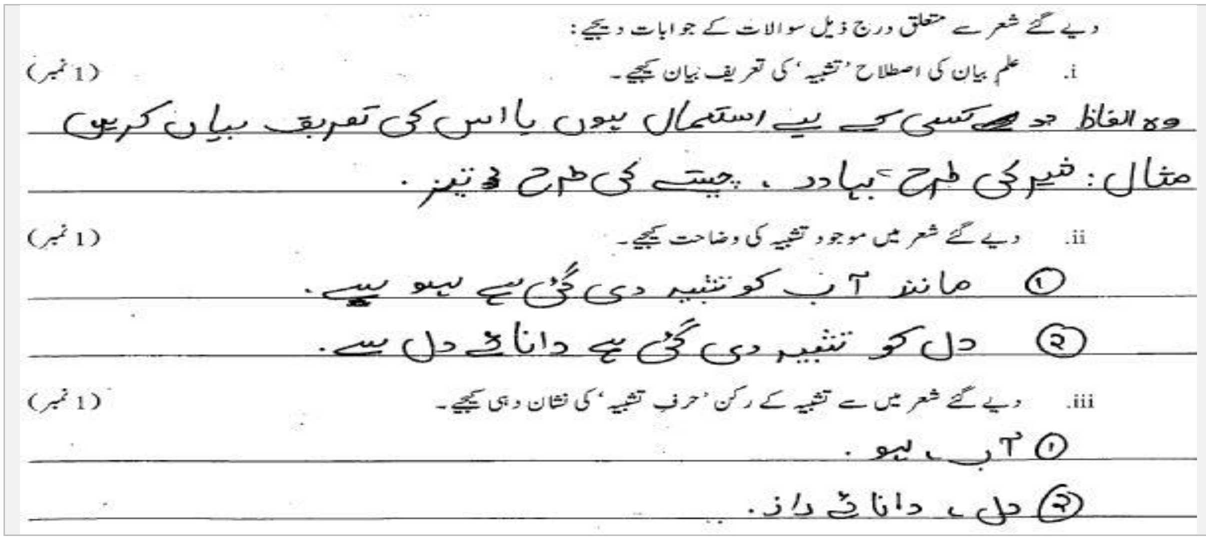

دیے گئے شعر سے متعلق درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

i. علم بیان کی اصطلاح 'تشبیہ' کی تعریف بیان کیجیے۔ (1 نمبر)

وہ الفاظ جو کسی کے لیے استعمال ہوں یا اس کی تعریف بیان کریں

مثال: شیر کی طرح بہادر، چیتے کی طرح تیز.

ii. دیے گئے شعر میں موجود تشبیہ کی وضاحت کیجیے۔ (1 نمبر)

① مانند آب کو تشبیہ دی گئی ہے لہو ہے.

② دل کو تشبیہ دی گئی ہے دانائے دل سے.

iii. دیے گئے شعر میں سے تشبیہ کے رکن 'حرفِ تشبیہ' کی نشان دہی کیجیے۔ (1 نمبر)

① آب، لہو.

② دل، دانائے راز.

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبہ کو امتحانی سلیبس میں شامل علمِ بیان کی اصطلاحات (تادمِ تحریر سلیبس میں شامل 'تشبیہ' اور 'استعارہ') کی تعریف مع ارکان سمجھانے کے ساتھ ساتھ ایسے مشقی پرچے (worksheets) تیار کریں جن میں علمِ بیان کی اصطلاحات اور ان کے ارکان کی نشان دہی مع وضاحت کرنے کی سرگرمی موجود ہو۔ علمِ بیان کی اصطلاحات کے حوالے سے ایک وضاحتی نقشہ / خاکہ مع شعری مثال طلبہ سے تیار کروا کر کمرۂ جماعت میں آویزاں کیا جائے۔

سوال نمبر 2 (ج)	
سوال	مجاہد کوہ و دریا کی حدوں میں رہ نہیں سکتے ہماری جنگ ہوگی جنگِ عالم گیر آزادی شاعر کا حوالہ دیتے ہوئے درج بالا شعر کی تشریح کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	1.3.14
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	نظم کا مفہوم سمجھتے ہوئے اشعار / بند کی تشریح کر سکیں۔
کُل نمبر	3
تفہیمی سطح	سمجھنا
نِکات برائے جانچ	• شاعر کا درست حوالہ تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • شعر کے پہلے مصرعے: مجاہد / کوشش کرنے والے کی جد وجہد ذکر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • شعر کے دوسرے مصرعے: جنگ کے اختتام / فتح یابی تک کوشش جاری رکھنے کے ارادے کے بیان پر ایک نمبر دیا جائے۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں طلبہ کی کارکردگی اچھی رہی۔ اکثر طلبہ نے سوال میں دیے گئے شعر کی بہتر تشریح تحریر کی۔ یہ وہی طلبہ رہے جنھوں نے شعر کے مفہوم کو سمجھا۔ ورنہ سطحی نوعیت کی تشریح کا بھی مشاہدہ رہا، یعنی کچھ طلبہ تو ایسے بھی رہے جو شعر میں مستعمل الفاظ کے مفہوم کو نہیں سمجھ سکے اور موزوں تشریح تحریر نہیں کر سکے۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات میں طلبہ نے سوال میں دیے گئے شعر کے شاعر کا درست حوالہ 'احسان دانش' دیا اور کچھ نے اس شعر کی ماخذ نظم کا عنوان 'آزادی' بھی تحریر کیا۔ نیز ایسے بہتر جوابات میں شعر کے مفہوم کو سمجھ کر جامع تشریح تحریر کی گئی۔ یعنی سوال میں مستعمل کلمۂ امریہ 'تشریح کرنا' کا خوب لحاظ رکھا گیا۔ پہلے مصرعے کی تشریح میں اس کے مفہوم کے پیشِ نظر جد وجہد اور دوسرے مصرعے کے مطابق اس جد وجہد میں انتہا کو پہنچ جانا اور یہ جد وجہد لا محدود رہنے کو سمجھتے ہوئے اچھی تشریحات جوابات میں ملیں۔ طلبہ کے جوابات کا لُبِ لباب کچھ ان الفاظ میں رہا: ''درج بالا شعر میں شاعر 'احسان دانش' کہہ رہے ہیں کہ کسی خطے کی آزادی یا کسی انسان کی آزادی کا تصور جغرافیائی حدود سے بالاتر ہے اور آزادی کے لیے سر توڑ کوشش کرنے والے مجاہد بھی خود کو کسی خاص جغرافیائی خطے میں محدود نہیں کر سکتے۔ ہم چوں کہ آزادی کے لیے لڑنے والے مجاہد ہیں اس لیے ہماری کوشش اس وقت تک جاری رہے گی جب تک دنیا بھر کی قوموں اور انسانوں کو حقیقی معنوں میں آزادی نہ ملے۔ یعنی جد وجہد کسی بھی معاملے میں ہو وہی اچھی ہے جس میں اپنی تمام تر قوت کو لگا دیا جائے، بے پناہ محنت کی جائے اور اُس میں انتہا کو پہنچا جائے کہ منزل کا حصول ہو۔ یہاں تک کہ اُس کا فائدہ سب کے لیے ہو۔ گویا! جد وجہد سے خالی محنت اور محدود نظریہ حقیقی مجاہد کی شناخت نہیں۔'' عمدہ الفاظ کی موجودگی اور ربط و تسلسل نے تشریح کو قابلِ فہم بنا دیا۔

بہتر جواب کا عکس	مذکورہ بالا شعر "احسان دانش" کی تحریر کردہ نظم "آزادی" سے ماخوذ ہے۔ اس میں شاعر فرماتے ہیں کہ جو آزادی کی راہ میں لڑنے والا سچا مجاہد ہوتا ہے اس پر کوئی پابندی عائد نہیں کی جاسکتی۔ وہ شخص ایک عظیم مقصد کے حصول کے لیے میدانِ جنگ میں شریک ہے نا کہ کسی خطے کی آزادی کے لیے خواہ وہ دریا ہو یا پہاڑ۔ اس کا مقصد پوری دنیا کو فتح کرنا ہوتا ہے۔ یہ ایک بڑی جنگ ہوتی ہے جس میں حق اور باطل کا آمنا سامنا ہوتا ہے اور ایک حقیقی مجاہد وہی ہے جو پوری دنیا کے سامنے آزادی کا پرچم لہرائے اور اپنے آپ کو ایسا منوائے کہ بڑے سے بڑا باطل اس کے آگے سرِ تسلیم خم کردے۔
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات میں سوال میں دیے گئے شعر کے شاعر کی شناخت نہیں کی گئی اور نہ ہی اس شعر کے مفہوم کے پیشِ نظر تشریح تحریر کی گئی۔ کچھ جوابی سطور میں تو طلبہ نے دیا گیا شعر ہی کچھ نثری طرز دیتے ہوئے تحریر کر دیا۔ کچھ جوابات میں شعر کی سطحی سی تشریح کرنے کی کوشش نظر آئی یا شعر میں مستعمل الفاظ کو عمومی اعتبار سے لیتے ہوئے اُن الفاظ کو بیان کر دیا۔ بے ربط اور غیر واضح تشریح نے جواب کے تاثر کو نقصان پہنچایا۔
ناقص جواب کا عکس	حوالہ: یہ شعر ہماری درسی کتاب سے لیا گیا ہے اس کے شاعر ہے "علامہ اقبال"۔ تشریح: اس میں شاعر کوہ اور دریا کے بارے میں بتا رہے ہیں کہ اس جگہ پہ بھی بڑی بڑی جنگیں ہوتی تھی اور وہاں پہ اونچی جگہ پر کھڑے رہ کر بندوق چلانا بھی کتنا مشکل ہے اور وہاں لوگوں کے درمیان عالمگیر جیسی جنگیں ہوتی تھی۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلہ ٔخیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلہ ٔخیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

• اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطہ ٔنظر) • عملی مظاہرہ	
اضافی تجویز: اساتذہ نظم کی تدریس کے دوران شعر / بند کی شرح کے حوالے سے طلبہ کو اِن مراحل سے گزرنے کی ہدایت کریں اور خود بہ طورِ راہ نما شامل رہیں: ”(پہلا مرحلہ) شعر / بند میں موجود نئے الفاظ کے معانی کی تلاش (دوسرا مرحلہ) شعر / بند کا مفہوم / مرکزی خیال سمجھنا (تیسرا مرحلہ) شعر / بند کو نثری شکل دینا (چوتھا مرحلہ) مفہوم / مرکزی خیال کے تناظر میں جامع تشریح تحریر کرنا۔“		

سوال نمبر 3	
سوال	سیر و سیاحت: جب سیر و تفریح کے لیے تیاری کی جاتی ہے تب پورے گھر والوں کی خوشی دیکھنے لائق ہوتی ہے۔ ہر کسی کو گھومنا پھرنا پسند ہوتا ہے، مگر کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ سیر و تفریح سے کئی صحت سے **متعلق** فوائد حاصل ہوتے ہیں؟ جی ہاں! ماہرین کا کہنا ہے کہ سال میں ایک بار سیاحت کے لیے نکلنا دل و دماغ پر مثبت اثرات مرتب کرتا ہے۔ (https://www.inquilab.com) درج بالا اقتباس کے پس منظر میں سیر و سیاحت کے حوالے سے تبصرہ کرتے ہوئے درج ذیل نِکات شامل تحریر کیجیے: • سیر و سیاحت کا ذہنی و جسمانی فائدہ، • سیر و سیاحت کے کم ہوتے رجحان کا سبب، • سیر و سیاحت کے حوالے سے کوئی مشورہ / تجویز۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	1.3.10
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	اخبار اور رسائل کے کسی متن پر مختصر تبصرہ تحریر کر سکیں۔
کُل نمبر	7
تفہیمی سطح	اطلاق
نِکات برائے جانچ	**نفسِ مضمون / متن، ۴ نمبر:** • سیر و سیاحت کا کوئی ایک ذہنی فائدہ بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • سیر و سیاحت کا کوئی ایک جسمانی فائدہ بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • سیر و سیاحت کے کم ہوتے رجحان کا سبب تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • سیر و سیاحت کے حوالے سے کوئی مشورہ / تجویز شاملِ تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔

	ساخت، ۳ نمبر: • اقتباسات میں تقسیم: تمہید، نفسِ مضمون اور اختتام کو علیحدہ علیحدہ پیروں / پاروں / ٹکڑوں (اقتباسات / پیراگراف) میں تقسیم کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (کم از کم دو پیرے)۔ • طوالت: تحریر ۱۲ سے ۱۴ سطور (الفاظ: ۱۴۰) پر مشتمل ہونے پر ایک نمبر دیا جائے (البتہ! اگر نفسِ مضمون کے تمام نکات (۴ نمبر) جواب کا حصہ بن جائیں تب بھی یہ نمبر دیا جائے گا۔ ہاں! سطور ۹ سے ۱۰ ضرور ہوں)۔ • املا: املا کی اغلاط سے پاک تحریر یا صرف تین اغلاط تک ایک نمبر دیا جائے (تین سے زائد پر یہ نمبر نہیں دیا جائے گا)۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں طلبہ کی کارکردگی بہت خوب رہی۔ طلبہ کی بڑی تعداد سوال میں دیے گئے موضوع کے مطابق تبصرہ نگاری میں کامیاب رہی اور تمام نکات کا احاطہ کیا گیا۔ طلبہ کی قلیل تعداد ہی موضوع کو بھرپور طریقے سے نہ سمجھ سکی اور توقع پر پوری نہ اتر پائی۔ نیز کچھ جوابات میں خوش خطی کی کمی بھی بہت محسوس ہوئی اور تبصرے کو حسبِ ضرورت پیروں (اقتباسات) میں بھی بہت کچھ طلبہ نے تقسیم نہیں کیا۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات میں طلبہ نے موضوع کے مطابق تبصرہ تحریر کیا۔ اچھے جوابات کے زُمرے میں آنے والے تبصروں میں نفسِ مضمون کے اعتبار سے سوال میں دیے گئے اقتباس اور مطلوب نِکات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے تبصرہ نگاری میں سیر و سیاحت کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے ذہنی اور جسمانی فائدہ بیان کیا گیا اور دورِ حاضر میں سیر و سیاحت کے کم ہوتے رجحان کو واضح کیا گیا جن میں طلبہ کی جانب سے مختلف نوعیت کی بہت سی وجوہات سامنے آئیں۔ مزید بر آں! طلبہ نے سیر و سیاحت کے حوالے سے مفید مشورے اور تجاویز بھی بہترین انداز میں شامل کی گئیں۔ بہتر الفاظ کا استعمال کیا گیا اور ربط و تسلسل کا بھی خیال رکھا گیا۔ خوش خطی نے بھی تبصرے کے تأثر کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ تبصرے کی ساخت کے پیشِ نظر طلبہ نے بنیادی اجزا (تمہید، نفسِ مضمون اور اختتامیہ) کا خیال رکھتے ہوئے تحریر کو حسبِ ضرورت پیروں (اقتباسات / پیراگراف) میں تقسیم کیا، طوالت کا بھی خاص خیال رکھا گیا کہ اتنا مختصر نہ ہو جائے کہ بات مبہم رہے نہ بے جا طوالت کہ مطلوبہ نِکات بیان ہونے سے رہ جائیں، یعنی دی گئی سطور کا مکمل اور بہت استعمال کیا گیا۔ املا کی اغلاط بھی کم سے کم رہیں۔
بہتر جواب کا عکس	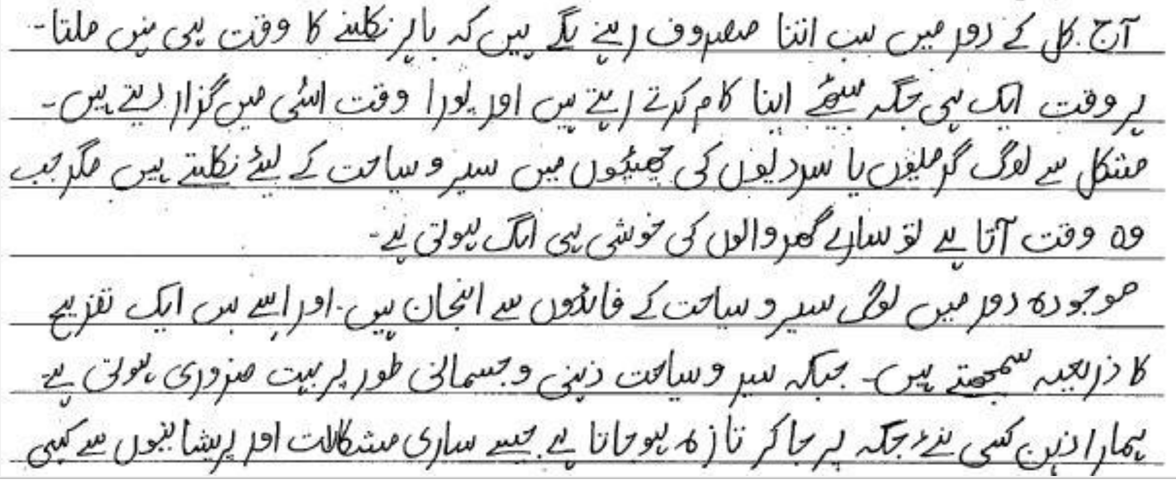 آج کل کے دور میں سب اتنا مصروف رہنے لگے ہیں کہ باہر نکلنے کا وقت ہی نہیں ملتا۔ ہر وقت ایک ہی جگہ بیٹھے اپنا کام کرتے رہتے ہیں اور پورا وقت اسی میں گزار دیتے ہیں۔ مشکل سے لوگ گرمیوں یا سردیوں کی چھٹیوں میں سیر و سیاحت کے لیئے نکلتے ہیں مگر جب وہ وقت آتا ہے تو سارے گھر والوں کی خوشی ہی الگ ہوتی ہے۔ موجودہ دور میں لوگ سیر و سیاحت کے فائدوں سے انجان ہیں۔ اور اسے بس ایک تفریح کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ جبکہ سیر و سیاحت ذہنی و جسمانی طور پر بہت ضروری ہوتی ہے ہمارا ذہن کسی نئے جگہ پر جا کر تازہ ہو جاتا ہے جیسے ساری مشکلات اور پریشانیوں سے کبھی

	دوڑ آ گیا ہو۔ ہمارے جسم کو بھی ایک نئی سی جگہ مل جاتی ہے اور ہم جسمانی طور پر بھی مضبوط ہونے لگتے ہیں۔ اگر ہم یہ سیر و سیاحت چھوڑ دیں تو ہم آہستہ آہستہ کر کے بیمار ہونے لگے گے۔ ہمارا ذہن چیزوں کو برداشت نہیں کر پائے گا اور ہم مختلف ذہنی اور جسمانی بیماریوں کا نشانہ بن جائیں گے۔ ہمارا جسم کسی دوسرے ماحول سے کچھ سیکھ نہیں پائے گا اور ہم کمزور ہوتے چلے جائیں گے۔ پورے سال میں ایک دفعہ سیر پر جانا لازمی ہے۔ میرے خیال سے اگر ہم ہر ہفتے کہیں پر سیر کرنے جاتے رہیں گے چاہے وہ کوئی پارک ہی کیوں نہ ہو تو ہمارا ہر چیز پر دھیان زیادہ لگے گا۔ میری رائے ہے کہ سال میں کم از کم دو دفعہ سیر و سیاحت ضروری ہے تا کہ ہم پورے سال مجمع سے اور توجہ سے کام کر سکیں۔
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات کے زمرے میں وہ تحاریر آئیں جن میں طلبہ موضوع کی مناسبت سے تبصرہ تحریر کرنے میں ناکام رہے۔ نفسِ مضمون کے اعتبار سے سوال میں مطلوبہ نِکات کو تبصرے میں بیان کرنے کے بہ جائے غیر متعلقہ نکات تحریر کیے گئے۔ سیر و سیاحت کی اہمیت بیان کرنے میں ذہنی اور جسمانی فوائد کو بیان نہیں کیا گیا اور سیر و سیاحت کے کم ہوتے رجحان کی وجہ بھی واضح نہیں کی گئی جس سے محسوس ہوتا ہے کہ سوال میں موجود نکات کو بہ غور نہیں پڑھا گیا۔ سیر و سیاحت کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کے حوالے سے بھی مفید تجاویز اور مشورے کو بھی تبصرے کا حصہ نہیں بنایا گیا اور کچھ تبصروں میں تو موضوع کو ہی بدل دیا گیا۔ بعض طلبہ نے انگریزی الفاظ کا بے جا اور بے دریغ استعمال کیا، جس نے تبصرے کے تأثر کو شدید متاثر کیا۔ بہتر الفاظ کا استعمال نہیں کیا گیا اور ربط و تسلسل کا بھی بالکل خیال نہیں رکھا گیا۔ ساخت کے اعتبار سے ایسے تبصرے (جوابات) ناقص قرار پائے جن میں طلبہ نے تبصرہ نگاری کی ساخت کے بنیادی اجزا کا خیال نہیں رکھا تھا، جیسے کہ 'تمہید، نفسِ مضمون / متن اور اختتامیہ / تجاویز' کو علیحدہ علیحدہ کم از کم دو سے تین پیروں (اقتباسات / پیراگراف) میں تقسیم نہیں کیا۔ املا کی اغلاط نے بھی عبارت کو نقصان پہنچایا۔ طوالت کا بھی خیال نہیں رکھا گیا جس سے عبارت اس قدر مختصر ہو گئی کہ بات مبہم رہ گئی۔
ناقص جواب کا عکس	جب لوگوں سیر و سیاحت میں جاتے تو انہیں بہت خوشی ہوتی ہے۔ اور ان کو گھومنا پھرنا کا بہت شوق ہوتا ہے۔ سیر و سیاحت میں ان کے ذہنی اور جسمانی میں ~~[illegible]~~ اضافہ ہوتا ہے۔ اور ان کو ~~بھت~~ بہت اچھی چیز ملتی ہے۔ اور ان کے سیر و سیاحت کے کم ہوتے ہیں۔ اور ان کو سال میں ایک بار سیاحت کے لیے نکلتے ہے۔ اور سیر و سیاحت کے لیے انسان کو ایک جانا چاہیے تا کہ وہ وہاں پر خوش ہو۔ اور جسمانی میں ~~[illegible]~~ اضافہ ہو۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا یا جائے	حاصل تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھا یا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلہ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطہ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلہ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login
اضافی تجویز: اساتذہ کو چاہیے کہ طلبہ کو تبصرہ نگاری کے اصول و ضوابط بہ خوبی سمجھائیں۔ مختلف موضوعات یا اخباری تراشے دے کر طلبہ سے تبصرہ نگاری کروائی جائے۔ نیز ہمارے ادارے کے سابقہ امتحانی پرچہ جات میں موجود اس نوعیت کے سوالات سے بھی مشق کروائی جا سکتی ہے۔ کمرۂ جماعت میں ہی طلبہ کے درمیان مختلف موضوعات پر مباحثے کی سرگرمیاں بھی 'تبصرہ نگاری' کے فن میں مہارت پیدا کرنے میں کلیدی کردار ادا کر سکتی ہیں۔		

سوال نمبر 4	
سوال	

	دیے گئے تصویری خاکے کے پس منظر میں **کہانی یا روداد** تحریر کیجیے۔ **ہدایات:** 1۔ کہانی نویسی / روداد نویسی کے اہم عناصر کو ملحوظ رکھیے۔ نیز اپنی تحریر کو عنوان دیجیے۔ 2۔ دورِ حاضر کے واقعات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے، لوگوں کی آپس میں ایک دوسرے سے معمولی سی بات پر ہاتھاپائی (مار پیٹ) کی کوئی ایک مثال پیش کرتے ہوئے اُس ہاتھاپائی کی وجہ بھی شامل تحریر کیجیے۔ 3۔ تصویر کی جزئیات کا بہ غور جائزہ لیتے ہوئے اپنی تحریر میں بیان کردہ ہاتھاپائی کے سبب دونوں فریقین کو پہنچنے والا نقصان واضح کیجیے۔ نیز ہاتھاپائی جیسے نقصان دہ فعل سے محفوظ رہنے کی تجویز کے تناظر میں تحریر کا احاطہ کیجیے۔ 4۔ طنز و مزاح کی خوبی کو اپنی تحریر کا حصہ بنائیے۔ 5۔ لکھنے کے لیے جس صنف کا انتخاب کریں اُس پر (✓) کا نشان لگائیے۔ **کہانی / روداد**
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	1.3.3 & 1.3.5
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	تصویروں، تماثیل، خاکوں، نشانات یا کلیدی الفاظ کی مدد سے کوئی بیانیہ کہانی، قصّہ یا مکالمات اور روداد لکھ سکیں، کم از کم پانچ پیراگراف پر مشتمل تخلیقی تحریر اپنے مشاہدات، علم، تجربات اور تخیل کی مدد سے لکھ سکیں۔
کُل نمبر	15
تفہیمی سطح	اطلاق
نِکات برائے جانچ	**نفسِ مضمون / متن، ۵ نمبر:** • معمولی سی بات پر ہاتھاپائی (لڑائی جھگڑے) کی کوئی ایک مثال پیش کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • اس ہاتھاپائی کی وجہ سامنے لانے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • اپنی تحریر میں بیان کردہ اس ہاتھاپائی کے سبب دونوں فریقین کو پہنچنے والا نقصان واضح کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • ہاتھاپائی جیسے نقصان دہ فعل سے محفوظ رہنے کی تجویز شاملِ تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • طنزیہ یا مزاحیہ جملے / الفاظ کی خوبی کو اپنی تحریر کا حصہ بنانے پر ایک نمبر دیا جائے۔ **ساخت، ۴ نمبر:** • **برائے کہانی:** کہانی کرداروں کی مدد سے فعلِ ماضی کے صیغے میں لکھنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ **برائے رُوداد:** روداد کی ساخت کو نبھاتے ہوئے حالات و واقعات بیان کرنے کے دوران دن، تاریخ، مقام اور کرداروں کی تفصیلات شاملِ تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • اقتباسات میں تقسیم: ابتدائیہ، نفسِ مضمون اور اختتام کو علیحدہ علیحدہ پانچ اقتباسات (پیروں / پیراگراف) میں تقسیم کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (کم از کم تین پیرے)۔

- طوالت: تحریر سے ۲۷ سے ۳۰ سطور (الفاظ: ۳۰۰) پر مشتمل ہونے پر ایک نمبر دیا جائے (البتہ! اگر نفسِ مضمون کے تمام نکات (۵ نمبر) جواب کا حصہ بن جائیں تب بھی یہ نمبر دیا جائے گا۔ ہاں! سطور ۲۰ تک ضرور ہوں۔)۔
- املا: املا کی اغلاط سے پاک تحریر یا صرف پانچ اغلاط تک ایک نمبر دیا جائے (پانچ سے زائد اغلاط پر یہ نمبر نہیں دیا جائے گا)۔

مجموعی تاثر، ۶ نمبر:

زاویہ	عمدہ 5-6	اوسط 3-4	ناقص 1-2
تخلیقیت	تحریر میں تخلیقیت کی بہترین مثالوں کے ذریعے تصویری خاکے کے عین مطابق عنوان تلاش کیا گیا ہے۔ تصویری خاکے میں پوشیدہ حقائق خیالات، جذبات،احساسات اور تاثرات کی زبردست عکاسی کی گئی ہے۔ تحریر کے تخیلی مواد میں موضوع سے مطابقت، منظر نگاری، قوتِ بیان، زاویۂ نگاہ ، مسائل و مشکلات کے تخلیقی حل کا انداز عمدہ ہے۔	تحریر میں تخلیقیت کی اچھی مثالوں کے ذریعے تصویری خاکے سے ملتا جلتا عنوان تلاش کیا گیا ہے۔ تصویری خاکے میں پوشیدہ حقائق خیالات، جذبات ، احساسات اور تاثرات کی عکاسی کہیں کہیں اچھے انداز میں کی گئی ہے۔ تحریر کے تخیلی مواد میں موضوع سے مطابقت، منظر نگاری، قوتِ بیان، زاویۂ نگاہ، مسائل ومشکلات کے تخلیقی حل کا انداز اچھا ہے۔	تحریر میں تخلیقیت کمی کی وجہ سے تصویری خاکے سے مطابقت رکھنے والا عنوان تلاش کرنے میں کمی رہ گئی ہے۔ تصویری خاکے میں پوشیدہ حقائق خیالات، جذبات، احساسات اور تاثرات کی عکاسی جیسے عناصر کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ تحریر کے تخیلی مواد میں موضوع سے مطابقت، منظر نگاری، قوتِ بیان، زاویۂ نگاہ ، مسائل و مشکلات کے تخلیقی حل کا انداز بہت کم موجود ہے۔
ترتیب	اسلوب بیان کہانی /روداد کے تقاضے بہت اچھی طرح نبھائے گئے ہیں۔ اقتباس یا اقتباسات کے جملوں اور خیالات میں بہترین ربط وتسلسل ہے اور ایک بات ایک ہی بار تحریر کی گئی ہے۔ تحریر میں تذکیر و تانیث اور ہجوں کی غلطیاں ایک یا دو یا بالکل نہیں ہیں۔ رموزِ اوقاف کا موزوں استعمال کیا گیا ہے۔	اسلوب بیان کہانی /روداد کے تقاضے اچھی طرح نبھائے گئے ہیں۔ اقتباس یا اقتباسات کے جملوں اور خیالات میں ربط وتسلسل اچھا ہے لیکن ایک ہی بات کئی بار تحریر کی گئی ہے۔ تحریر میں تذکیر و تانیث اور ہجوں کی غلطیاں تین یا پانچ سے زیادہ نہیں ہیں۔ رموزِ اوقاف کا کہیں کہیں استعمال کیا گیا ہے۔	اسلوب بیان کہانی /روداد کے تقاضے نبھانے کا انداز ناقص ہے۔ اقتباس یا اقتباسات کے جملوں اور خیالات میں ربط وتسلسل کم یا نہ ہونے کے برابر ہے نیز ایک ہی بات بار بار تحریر کی گئی ہے۔ تحریر میں تذکیر و تانیث اور ہجوں کی غلطیاں چھ یا چھ سے زیادہ ہیں۔ رموزِ اوقاف بہت کم یا نہ ہونے کے برابر استعمال کیے گئے ہیں۔

مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں طلبہ کی مجموعی کارکردگی بہت اچھی رہی۔ طلبہ کی اکثریت نے اس سوال کے جواب میں بہت ہی بہترین اور عمدہ کہانی / روداد تحریر کی۔ طلبہ کی قلیل تعداد ہی توقع پر پوری نہ اتر پائی، جو کہ موضوع کو بھرپور طریقے سے نہ سمجھ سکی۔
بہتر جواب کی صورتیں	طلبہ کی اکثریت سوال کے موضوع کی مناسبت تک رسائی حاصل کر پائی اور جواب بہترین انداز میں قلم بند کیا۔ نفسِ مضمون / متن کے اعتبار سے اچھے جوابات میں تصویری خاکے کے ضمن میں دیے گئے نِکات کے تمام عناصر، اجزا اور موضوعات کا خاص خیال رکھا گیا۔ معمولی سی بات پر جھگڑا ہو جانے کی مثال پیش کی گئی اور اس لڑائی جھگڑے کی وجہ بھی واضح طور پر بیان کی گئی۔ نیز جھگڑنے والے دونوں فریقین کو پہنچنے والا نقصان تحریر کیا گیا۔ مزید بر آں! لڑائی جھگڑے اور ہاتھاپائی وغیرہ جیسے افعال سے محفوظ رہنے کے حوالے سے مفید تجاویز شامل کرتے ہوئے اپنی تحریر کا احاطہ کیا گیا۔ تحریر میں طنز و مزاح کی خوبی بھی نظر آئی، جسے پیدا کرنے کے لیے بے تکلفانہ جملوں، محاورات اور ضرب الامثال وغیرہ کا سہارا لیا گیا۔ تحریری ساخت کے تقاضے بھی بھرپور انداز میں پورے کیے گئے۔ کہانی نویسی میں ماضی کے صیغوں کا استعمال ہوا اور روداد نویسی میں حالات و واقعات کے تناظر میں خود کا کردار مرکزی حیثیت سے شامل کرتے ہوئے دیگر کرداروں کو بھی بہ خوبی جوڑے رکھا گیا۔ تحریر کو حسبِ ضرورت اور تحریری اصول کے پیشِ نظر مختلف پیروں (اقتباسات / پیراگراف) میں تقسیم کیا گیا۔ یہ سوال ۱۵ نمبر پر مشتمل تھا اس لیے جواب کے لیے دی گئی سطور میں کم از کم ۲۷ سے ۳۰ سطور کا بہ خوبی استعمال کیا گیا جن میں کم از کم تین سو (۳۰۰) کا استعمال بھی ہوا۔ املا کی اغلاط بھی کم رہیں۔ تحریر کے مجموعی تاثر کو بہتر بنانے کے لیے تخلیقیت اور ترتیب میں بہترین عنوان، تاثرات کی زبردست عکاسی، اسالیب میں کشش، تحریری تقاضوں کا لحاظ، رموزِ اوقاف کے مقامات اور جملوں میں ربط و تسلسل کا بھرپور خیال رکھا گیا۔
بہتر جواب کا عکس **(کہانی)**	کہانی / روداد عنوان: ~~نئی نسل اور ان کا مستقبل~~ نئی نسل اور ان کے بگڑتے ہوئے حالات اکبر ایک امیر گھرانے کا لڑکا تھا اور بہت گرم مزاج کا تھا۔ اسے ہر چھوٹی چھوٹی بات پر غصہ آجاتا تھا اور وہ اپنے آس پاس بیٹھے لوگوں کو مارنے لگتا تھا۔ اس کے گھر والے اس کے اس رویّے سے بہت پریشان تھے اور ایک دن تنگ آکر انھوں نے اکبر سے گھر سے نکل جانے کے لیے کہا۔ اب اکبر تھا تو پڑھا لکھا مگر بے روزگار تھا اور اس نے صرف پانچویں جماعت تک ہی پڑھائی کی ہوئی تھی۔ وہ گھر سے باہر نکل تو آیا لیکن کوئی اور ٹھکانہ نا ہونے کی وجہ سے وہ پورا دن سڑکوں پر ایسے ہی گھومتا رہا۔ آخر کار شام کو جب اس کو بھوک لگی تو وہ پاس کی ہی دکان پر گیا اور اونچی آواز میں دکاندار سے کہا "میرے لیے دو انڈے والے برگر لے کر آؤ"۔ دکاندار نے اس کا غصہ دیکھ کر اسے کھانا دینے سے منع کرنے کا سوچا مگر اس کے مہنگے کپڑے دیکھ کر وہ رک گیا یہ سوچ کر کہ یہ صاحب امیر لگ رہے ہیں تو زیادہ پیسے دیں گے۔ اب دکاندار نے خاموشی کے ساتھ

اکبر کی بتائی ہوئی چیزیں اس کو لا کر دے دیں۔ اکبر بھی بڑے مزے سے کھانے لگا۔ پھر اکبر اٹھا اور بنا پیسے دیے جانے لگا تو دکاندار نے اسے روک کر کہا۔ " اَرے میاں کہاں کو چلے، پیسے کیا تمھارا باپ بھرے گا؟"

یہ سن کر تو جیسے اکبر کے جسم میں آگ سی لگ گئی ہو اور وہ آگ بگولا ہو گیا۔ اکبر کو اتنا غصّہ آگیا کہ نہ اس نے آؤ دیکھا اور نہ تاؤ اور دکاندار کو مارنے لگا۔ جلد ہی ان کے گرد لوگ جمع ہو گئے اور وہ اس لڑائی کو روکنے کے بجائے، اس لڑائی میں شامل ہو گئے۔ پھر ایک بوڑھے بزرگ آئے اور لڑائی کی وجہ معلوم کی۔ وجہ پتہ چلنے پر انھوں نے اکبر کے پیسے بھرے اور اکبر کو اپنے ساتھ لے گئے۔ وہ بوڑھے بزرگ اکبر کو ایک چھوٹی سی کٹیا کے اندر لے آئے اور وہاں اکبر سے اس کے اتنے غصّے کی وجہ پوچھی۔ اکبر نے بتایا کہ جب کوئی اس کے خلاف بات کرتا ہے تو اسے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اس کی برائی کر رہا ہے۔

بوڑھے بزرگ نے یہ سننے کے بعد اسے تسلّی سے بیٹھ کر اپنی آپ بیتی سنائی کہ کیسے ایک لڑائی کی وجہ سے ان کا سب کچھ چھن گیا۔ پھر ان بزرگ نے اکبر کو پہلے کے زمانے کے بارے میں بتایا کہ لوگ کیسے امن و خوشی کے ساتھ رہتے تھے اور آپس میں بہت بھائی چارہ تھا۔ پھر جیسے ہی ترقی ہوتی گئی لوگوں میں غرور آنے لگا، لوگ ایک دوسرے سے حسد کرنے لگے اور آہستہ آہستہ ان کے دلوں میں نفرت بڑھتی گئی۔

انھوں نے اکبر کو نصیحت کی کہ وہ اپنے غصّہ کو قابو میں کرنا سیکھے اور لوگوں سے خوش اخلاقی سے پیش آئے۔ اکبر بھی ان کی ہاں میں ہاں ملاتا گیا۔ پھر کافی طویل گفتگو کے بعد اکبر گھر لوٹ آیا اور سب سے معافی مانگی۔ اس بات کو کئی مہینے گزر گئے لیکن آج بھی اکبر اپنے غصّے کو قابو کرنا سیکھ رہا ہے۔ اور معاشرے میں بھائی چارہ کی فضا کو عام کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ تا کہ آگے آنے والا زمانہ امن و سکون سے زندگی گزر بسر کر سکیں۔

بہتر جواب کا عکس

(روداد)

کہانی / روداد

عنوان: ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑا

ارے بھائی ادھر تو کوئی بھائی چارہ نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے ہر کوئی ایک دوسرے کے پیچھے پڑا ہے اور تو اور اپنے آپ کو صاف کر کے دوسری چیزوں پر الزام لگا رہا ہے میں اپنے دوست جبران صدیقی کے گھر، اس کے گاؤں، اس سے ملنے آیا تھا لیکن ان کے گاؤں کا حال بدترین تھا لوگ ایک چھوٹی سی بات کے پیچھے ہاتھا پائی پر آجاتے ہیں پیار و محبت، شفقت جیسی خوبیاں ان دلوں سے مٹ گئیں تھیں۔ خیر میں اپنے عزیز دوست سے ملنے آیا تھا اور اس کے لیے تھوڑا سا سامان لایا تھا۔ میرے دوست نے میری مہمان نوازی کری میں نے بھی کچھ ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ آج رات گاؤں میں میلا تھا ان کا کہنا تھا کہ چاندنی رات ان کے لیے خاص ہوتی ہے اور لوگ سب کامنیاں کرتے ہیں تھوڑا اخن اور جھولے وغیرہ ہوتے ہیں اور لوگ طرح طرح کے اسٹال لگاتے ہیں تاکہ لوگ ~~تھا~~ لطف اندوز ہوئیں اور سرکس بھی تھا کہ ہنسی کے چشمے پھوٹے اور بھی کافی ساری چیزیں تھیں اور الگ الگ جگہاؤں سے قدیم عجوبے منگوائے تھے۔ بس پھر میں لمبی تان کر سو گیا تاکہ رات کو میلے جا سکوں اور میں کافی لمبا سفر طے کر کے آیا تھا۔ شام کو آنکھ کھلی تو گیٹ کھول کے دیکھا تو سامنے جھرگٹ ہو رہا تھا۔ میں نے چائے کے دو تین گھونٹ لیے اور ساتھ ساتھ بسکٹ بھی منہ میں رکھے آخر کار صبر ختم ہوا اور رات ہو گئی اور ہم چاندنی چوک کی اور چل پڑے راستے بھر میں نے گاؤں کا نظارہ کیا جس کو دیکھ کر دل گارڈن گارڈن ہو رہا تھا آخر کار 1 میل کا سفر کر کے میلے پہنچ گئے شہروں سے بھی لوگ اس میلے کو دیکھنے آتے ہیں بس ہم نے ٹکٹ لیا اور اندر بیٹھ گئے ~~کو~~ پروگرام کو شروع ہونے میں کچھ ہی منٹ باقی تھے کچھ پل بعد پروگرام شروع ہوا ایک بوڑھے چاچا ہاتھ میں دھوتی لیے اچھل رہے تھے ناچ رہے تھے اچھل کچھ زیادہ تھے اور بس گھوم رہے تھے اور گھومتے گھومتے چکر آئے وہیں گر گئے اٹھ کر پروگرام والے کو کوس رہے تھے دوسرے جادوگر ~~جو~~ ہمیں نہیں خود کو ہی بیوقوف بنا رہے تھے۔ لوگوں نے پسند نہیں کیا تو پاؤں مارتے چلے گئے

	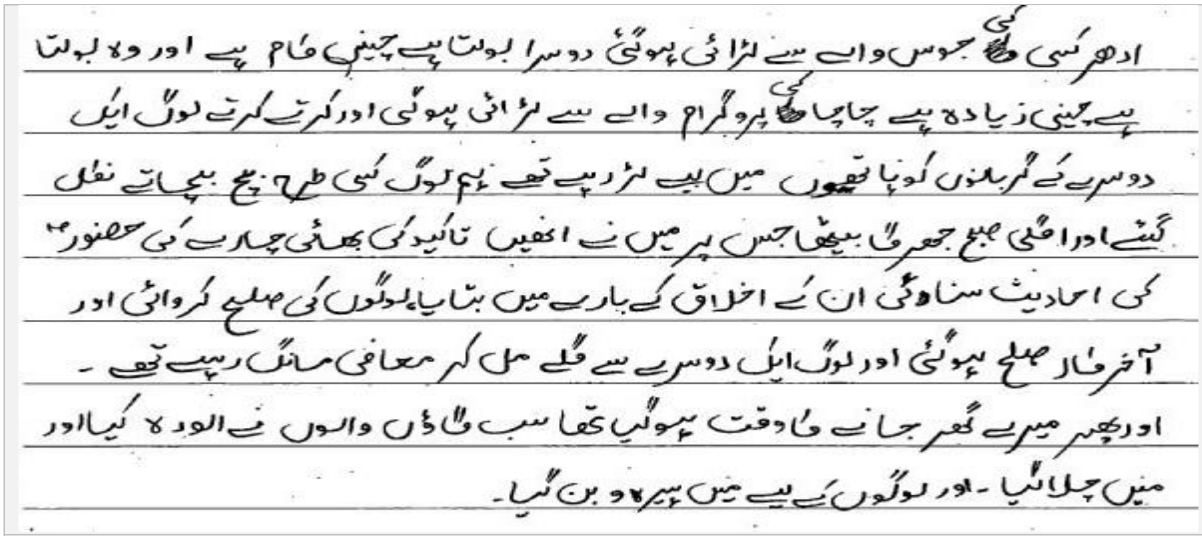 ادھر کسی کی جوس والے سے لڑائی ہوگئی دوسرا بولتا ہے چینی کم ہے اور وہ بولتا ہے چینی زیادہ ہے چاچا کی پروگرام والے سے لڑائی ہوگئی اور کرتے کرتے لوگ ایک دوسرے کے گریبانوں کو ہاتھوں میں لے لڑ رہے تھے ہم لوگ کسی طرح بچ بچاتے نکل گئے اور اگلی صبح جمعہ کی بیٹھک جس پر میں نے انھیں تائید کی بھائی چارے کی حضور ﷺ کی احادیث سنائی ان کے اخلاق کے بارے میں بتایا لوگوں کی صلح کروائی اور آخر کار صلح ہوگئی اور لوگ ایک دوسرے سے گلے مل کر معافی مانگ رہے تھے۔ اور پھر میرے گھر جانے کا وقت ہو گیا تھا سب گاؤں والوں نے الوداع کیا اور میں چلا گیا۔ اور لوگوں کے لیے میں ہیرو بن گیا۔
ناقص جواب کی صورتیں	طلبہ کی بہت کم تعداد نے اس سوال کا جواب سوال کے مطلوب کے مطابق تحریر نہیں کیا۔ ان میں سے کچھ طلبہ نے تو موضوع ہی بدل دیا اور سوال میں دیے گئے نِکات کو پیشِ نظر رکھا اور نہ ہی صنف کے اعتبار سے تحریری ساخت کا خیال رکھا۔ حقائق، خیالات، جذبات اور تأثرات کی مناسب عکاسی نہیں کی گئی جس کی وجہ سے تحریر کا مجموعی تأثر متاثر کن نہیں رہا۔ کچھ طلبہ نہ تو کہانی نویسی کی جانب گئے اور نہ ہی روداد نویسی کی جانب، انھوں نے تو بس! سوال میں دیے گئے خاکے کو ہی بیان کرنا سوال کا مطلوب جانا۔ نیز املا کی اغلاط اور بے ربط جملوں نے بھی تحریر کو شدید نقصان پہنچایا اور ایسے جوابات ناقص قرار پائے۔ کچھ طلبہ نے زیادہ سطور میں تحریر پیش کرنے کی غرض سے جواب کے لیے دی گئی سطور کے صفحات کی دونوں جانب بے جا خالی جگہ چھوڑ دیں جو کہ نہایت ہی غیر مناسب طرزِ عمل ہے۔
ناقص جواب کا عکس	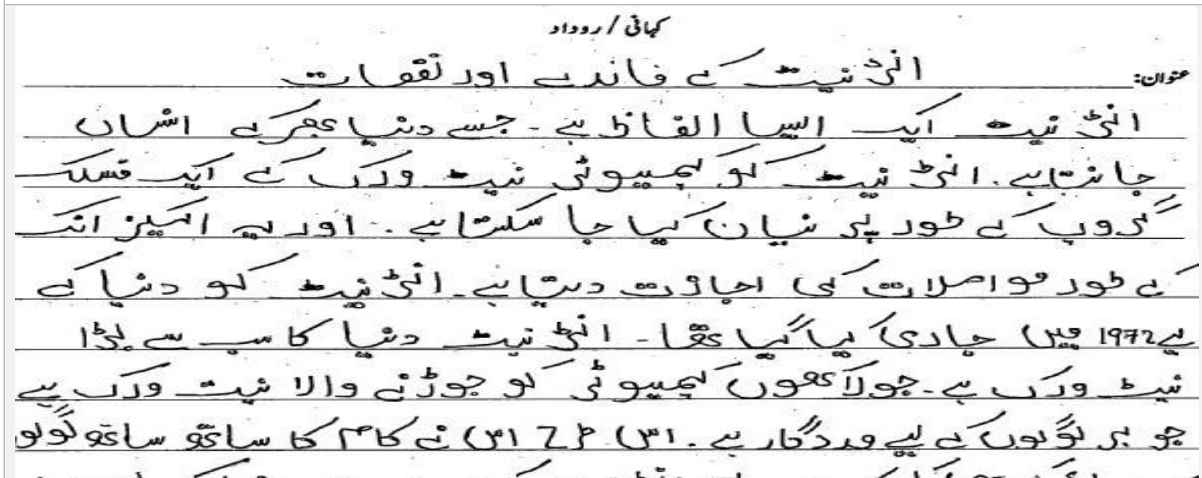 کہانی / روداد عنوان: انٹرنیٹ کے فائدے اور نقصانات انٹرنیٹ ایک ایسا لفظ ہے۔ جسے دنیا بھر کے انسان جانتا ہے۔ انٹرنیٹ کو کمپیوٹر نیٹ ورک کے ایک قسم گروپ کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ ایک انک کے طور مواصلات کی اجازت دیتا ہے۔ انٹرنیٹ کو دنیا کے لیے 1972 میں جاری کیا گیا تھا۔ انٹرنیٹ دنیا کا سب سے بڑا نیٹ ورک ہے۔ جو لاکھوں کمپیوٹر کو جوڑنے والا نیٹ ورک ہے جو ہر لوگوں کے لیے مددگار ہے۔ اس طرح اس نے کام کا ساتھ لوگو کے دباؤ کو بھی کم کیا ہے۔ ہم انٹرنیٹ کی مدد سے دنیا کے پوری لوگوں سے بات کر سکتے ہے۔ اور جڑ سکتے ہے۔ آج کل انٹرنیٹ کا استعمال مختلف مقاصد کے لیے کرتا ہے۔ اور انٹرنیٹ ہماری زندگی کا ایک اہم حصہ بن چکا ہے۔ ہم انٹرنیٹ پر کسی بھی موضوع پر معلومات کو تلاش کرنے اور جمع کرنے کے لیے بھی کر سکتے ہے۔ اس طرح یہ تعلیم میں بھی مددگار ہے۔ آپ انٹرنیٹ کا استعمال کسی بھی ہوٹل کی بکنگ کے لیے بھی کر سکتے ہو۔ آپ ای میلز

آن لائن چیٹس اور ویڈیو کانفرنس کے ذریعے انٹرنیٹ کے دوسروں
سے بات چیت کرتا ہے ساتھ آپ اپنے دوستوں اور رشتہ داروں
کو ایمیلز اور گریٹنگ کارڈ بھی بھیج سکتے ہو اور یہاں تک
کہ آپ انٹرنیٹ کے سامان اور خدمات خرید و فروخت بھی کر سکتے
ہو۔ دنیا بھر میں انٹرنیٹ کا وسیع استعمال نے دنیا کو اپنے پیروں
سے اکھاڑ پھینکا ہے۔ اس نے لوگوں کے زندگیوں میں بھی بڑی تبدیلی
لائی ہے۔ انٹرنیٹ کا بے شمار پیداوار استعمال ہے۔ اس طرح
اس نے لوگوں کے لیے بہت سے طریقوں سے فائدہ پہنچایا ہے جیسے آپ
اپنے فائلوں کو دوسروں تک بھیج سکتے ہو اور کسی بھی موضوع پر
معلومات حصول کرنے اور دوستوں سے بات چیت کرنا۔ اور اس کے
علاوہ سوشل میڈیا پر میسجز کرنا، بکز کھیلنا اور مووی سننا اور
بھی بہت کچھ دستیاب ہے انٹرنیٹ پر۔ انٹرنیٹ جہاں بھی فائدہ
پہنچایا ہے۔ وہیں کچھ مسائل بھی پیدا کیا ہے۔ اس جدید ٹیکنالوجی
کے کچھ نقصانات بھی ہے۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: جس طرح اچھا بولنے کے لیے اچھا سننا معاون کردار ادا کرتا ہے، اسی طرح اچھا لکھنے کے لیے اچھا پڑھنا ہوگا۔ تاہم! اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبہ کی مطالعے کی عادت اپنانے کے حوالے سے حوصلہ افزائی کریں۔ نیز اس صلاحیت میں مہارت کے لیے ہمارے ادارے کے سابقہ امتحانی پرچہ جات میں موجود اس نوعیت کے سوالات حل کرنے کی مشق کی جاسکتی ہے۔

سوال نمبر 5	
سوال	فرض کیجیے! آپ کے ایک دوست / سہیلی سے اکثر معاملات میں وقت کی پابندی کا خیال نہیں رکھا جاتا، جس کے سبب اُسے پریشانی کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آپ نے اکثر اُسے سمجھایا مگر اُس نے آپ کی بات سنی ان سنی کر دی۔ لہٰذا اب آپ نے اُس کی اصلاح کی خاطر اُسے خط لکھنے کا ارادہ کیا ہے۔ دی گئی فرضی صورتِ حال کے پس منظر میں آپ اپنے مذکورہ بالا دوست / سہیلی کے نام خط تحریر کیجیے، جس میں اُس کے حوالے سے درج ذیل نِکات شاملِ تحریر ہوں: • وقت کی پابندی نہ کرنے کا کوئی واقعہ، • وقت کی پابندی نہ کرنے کے سبب پیش آنے والی پریشانی اور اُس کی وجہ، • وقت کی پابندی کی عادت اپنانے کے حوالے سے کوئی مشورہ / تجویز۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	1.3.9
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	اپنے کسی دوست یا عزیز کو تحریری خط یا برقیاتی خط (email) لکھ سکیں۔
کُل نمبر	8
تفہیمی سطح	اطلاق
نِکات برائے جانچ	**نفسِ مضمون / متن، ۴ نمبر:** • وقت کی پابندی نہ کرنے کا کوئی واقعہ بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • وقت کی پابندی نہ کرنے کے سبب پیش آنے والی پریشانی کا ذکر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • وقت کی پابندی نہ کرنے کی وجہ سامنے لانے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • وقت کی پابندی کی عادت اپنانے کے حوالے سے کوئی مشورہ / تجویز دینے پر ایک نمبر دیا جائے۔ **ساخت، ۴ نمبر:** • خط کے درست اجزا (پیشانی، القاب، آداب، ابتدائیہ، اختتامیہ) تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (کم از کم تین اجزا کی درست مقام پر موجودگی)۔

	• خط کے متن کو تحریر کی مناسبت سے پیروں / پاروں / ٹکڑوں میں تقسیم کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (کم از کم دو پیرے)۔ • خط کو املا کو اغلاط سے پاک ہونے یا صرف تین تک اغلاط پر ایک نمبر دیا جائے۔ • طوالت تحریر کم از کم ۱۴ سطور (الفاظ: ۱۶۰) پر مشتمل ہونے پر ایک نمبر دیا جائے (البتہ! اگر نفسِ مضمون کے تمام نکات (۴ نمبر) جواب کا حصہ بن جائیں تب بھی یہ نمبر دیا جائے گا، اجزائے خط علیحدہ ہیں)۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں مجموعی کارکردگی بہت عمدہ رہی۔ طلبہ کی غالب اکثریت نے اس سوال کے جواب میں بہت ہی اچھے مکتوب تحریر کیے۔ طلبہ کی قلیل تعداد اس سوال کے جواب میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر سکی۔ توجہ فرمایئے! امتحانی پرچے میں خط سے متعلق سوال کا جواب تحریر کرتے ہوئے کسی بھی حصے میں اس قسم کے الفاظ / اشارے ہرگز استعمال نہ کیے جائیں جن سے امیدوار (طالبِ علم) کی شناخت ہوتی ہو، یعنی سرنامے اور اختتام پر حروفِ ابجد (ا، ب، ج، د، ہ، و ۔۔۔) استعمال کیے جائیں۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات میں طلبہ نے خط نویسی کے اجزا اور سوال میں دیے گئے مطلوبہ نِکات کو بہ طورِ خاص ملحوظ رکھا اور موضوع کی مناسبت سے جواب تحریر گیا کیا جو کہ اچھے خطوط (جوابات) کے زُمرے میں آئے۔ نفسِ مضمون / متن کے اعتبار سے یہ سوال 'غیر رسمی خط' کے زُمرے میں آتا ہے، اس لیے تحریری اسلوب بے ساختہ اور تہذیب کے دائرے میں رہتے ہوئے بے تکلفانہ اپنایا گیا۔ سوال میں دیے گئے نِکات کے پیشِ نظر اپنے دوست / سہیلی کو خط تحریر کرتے ہوئے اس کے حوالے سے وقت کی پاپندی نہ کرنے کا ایک واقعہ تحریر کیا گیا جس کے سبب ہونے والی پریشانی کو بھی بیان کیا گیا اور یہاں وقت کی پابندی نہ کرنے کی وجہ بھی واضح کی گئی۔ خط کے اختتام میں اپنے دوست / سہیلی کو وقت کا پابند بننے کے حوالے سے مشورہ یا تجویز بھی دی گئی۔ جملوں میں ربط و تسلسل کی خوبی نے تحریر کو مزید بہتر بنا دیا۔ طلبہ نے خط کی ساخت کے پیشِ نظر بنیادی اجزا اور عناصر کو موزوں مقام پر رکھا۔ نیز خط کو حسبِ ضرورت پیروں (اقتباسات / پیراگراف) میں تقسیم کیا، طوالت کا بھی خاص خیال رکھا گیا اور تحریری جواب کم از کم ۱۶۰ الفاظ پر مشتمل رہا۔ یعنی خط کے متن میں کم از کم چودہ سے پندرہ سطور کا موزوں استعمال کیا گیا۔ املا کی اغلاط بھی کم سے کم رہیں۔ خوش خطی کا بھی مشاہدہ رہا۔
بہتر جواب کا عکس	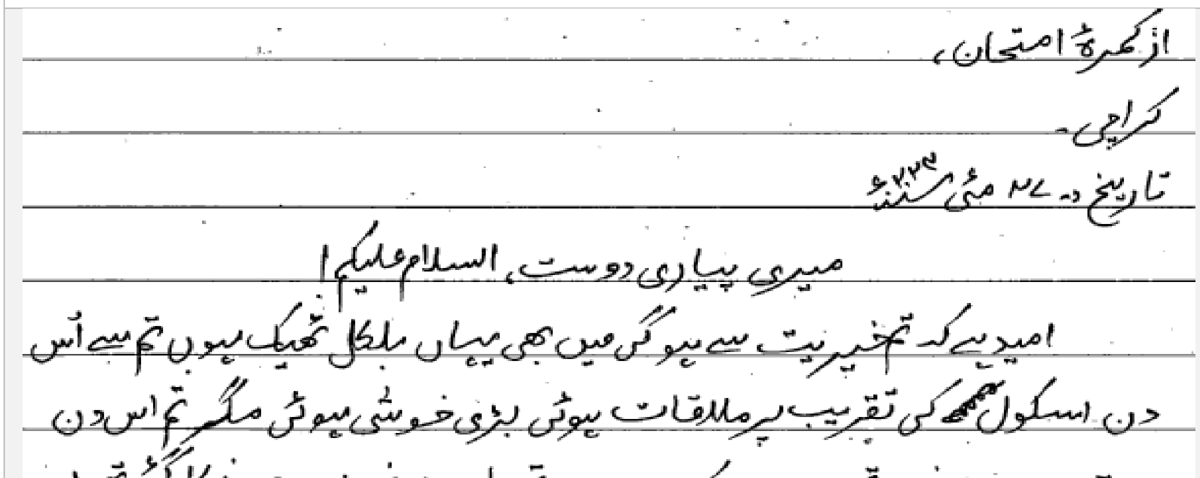 از کمرۂ امتحان، کراچی۔ تاریخ: ۲۷ مئی سنہ ۲۰۲۴ء میری پیاری دوست، السلام علیکم! امید ہے کہ تم خیریت سے ہوگی میں بھی یہاں بالکل ٹھیک ہوں تم سے اُس دن اسکول کی تقریب پر ملاقات ہوئی بڑی خوشی ہوئی مگر تم اس دن بہت دیر سے پہنچی تھیں جس کی وجہ سے تمہاری پرفومنس بھی نکل گئی تھی اور

ناقص جواب کی صورتیں	طلبہ کی ایسی تعداد کم ہی رہی جو جواب توقع کے مطابق تحریر نہیں کر پائی۔ بہت سے طلبہ کے جوابات کو املا کی اغلاط اور خوش خطی کی کمی نے جوابات کے تاثر کو ناقص بنا دیا۔ نیز بے ربط جملے بھی جواب کو متاثر کرتے محسوس ہوئے۔ یعنی نفسِ مضمون / متن کے حوالے سے ایسے طلبہ خط نویسی کے سوال میں دیے گئے مطلوبہ نِکات کو خاطر خواہ اپنے جواب میں شامل نہ کر سکے۔ خط غیر رسمی ضرور تھا مگر بے تکلفانہ جملے تحریر کرنے کی کوشش میں بد اخلاقی بھی نظر آئی جو کہ نہایت مایوس کن ہے۔ خط نویسی کی ساخت کے اعتبار سے بھی ناآشنائی دیکھنے میں آئی۔ اکثر طلبہ نے 'السلام علیکم' کا املا غلط کرتے ہوئے 'اسلام علیکم / اسلام و علیکم' تحریر کیا۔ کچھ طلبہ تو ایسے بھی رہے جو سوال میں دی گئی عبارت کو ہی جوابی سطور میں لکھ کر جیسے کہ مطمئن نظر آئے۔ کچھ طلبہ نے خط میں اسکول کا نام بھی لکھا جو کہ امتحانی پرچے کے حوالے سے نامناسب ہے۔ جس کا مشاہدہ ناقص جواب میں دیے گئے عکس میں بھی کیا جاسکتا ہے۔

ناقص جواب کا عکس	
	از کھرا امتحان ، پر ابیہ علی بواز اسکول ، تاریخ : 27-5-2024 میرا پیارا دوست اصید ہے کہ تم خیریت سے ہو گے جس طرح میں نے تمہیں پہلا ہی بتتی تھی کہ وقت کی پابندی کرو اور اگر تم اپنے دوست سے بت کررہے ہو تو اپنے وقت کا جس خیل لرہے کے . تم ہے پتا ہے کہ میں نے اپنے اسکول کہ دوست کو بولا کہ تم اپنے وقت کی پابندی کرو اس نے بولا کہ ہاں میرا دوست میں اپنے وقت کا خیال رکھ رہے ہوں جس طرح میرا دوست نے بت مانی اس طرح تم بھی میرا بت مانو اور بھی کس ہے تمہیں سر اور امی بھی تھیک ہے . اسطلا بول نے -

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login
اضافی تجویز: اساتذہ کو چاہیے کہ طلبہ کو مکتوب نویسی کے اصول و ضوابط اور ساخت کو اچھی طرح ذہن نشین کروائیں۔ بعد ازاں طلبہ کی راہ نمائی میں اُن سے خط نویسی کی ساخت کو واضح کرتا ہوا ایک وضاحتی خاکہ / نقشہ بنوا کر کمرۂ جماعت کی دیوار پر آویزاں کریں۔ طلبہ کی خط نویسی میں مہارت کے لیے مختلف خطوط پڑھنے کے لیے دیے جائیں۔ اس عمل سے انھیں خطوط کا اسلوب سمجھنے میں مدد ملے گی اور جملہ سازی میں بہتری آئے گی۔		

تدریسی حکمتِ عملی میں تعلمی حاصلاتِ طلبہ کا استعمال

Pedagogies Used for Teaching the SLO

اسٹوری بورڈ (Storyboard)

وضاحت:

یہ ایک بصری طریقۂ تدریس ہے جس میں تخلیقی صلاحیتوں اور تنقیدی سوچ کو پیش کرنے کے لیے تصویری مراحل کی ایک ترتیب کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طریقۂ تدریس میں کہانی سنانے کے ذریعے سیکھنے والوں کو خیالات و واقعات کو مرتب کرنے اور پیچیدہ تصورات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

مثال:

طلبہ کو ادب (literature) کی کلاس میں ایک ناول، بصری طور پر دوبارہ سنانے کے لیے اسٹوری بورڈ بنانے کا کام سونپا جاتا ہے۔ اس ضمن میں وہ کلیدی مناظر کا نقشہ کھینچتے ہیں، سرخیاں (captions) لکھتے ہیں اور اپنی کہانیاں طلبہ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی پڑھنے کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ، تفہیم میں بھی اضافہ ہوتا ہے جس سے اُن کے تخیّل (imagination) کو فروغ ملتا ہے۔

علت اور معلول (وجہ اور اثر) (Cause and Effect)

وضاحت:

یہ طریقۂ تدریس 'افعال / اعمال اور نتائج' کے درمیان تعلقات کو ظاہر کرتا ہے۔ وجہ اور اثر کے تعلقات کا تجزیہ کر کے، سیکھنے والے اپنے اندر اس بات کی گہری سمجھ پیدا کرتے ہیں کہ واقعات کس طرح ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور کس طرح ایک فعل / عمل مختلف نتائج کا باعث بن سکتا ہے۔

مثال:

طلبہ 'تاریخ' کی کلاس میں صنعتی انقلاب کے اسباب اور اثرات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ وہ یہ تحقیق اور بحث کرتے ہیں کہ کس طرح کسی شے کی تیاری میں تکنیکی ترقی اہم سماجی تبدیلیوں کا باعث بنی، جیسے کہ شہری کاری (urbanisation) اور مزدوروں (labour) کی اصلاح کی تحریکیں۔

فش اینڈ بون (Fish and Bone)

وضاحت:

یہ ایک طریقۂ تدریس ہے جس میں کوئی موضوع طلبہ کو اس طرح پڑھایا جاتا ہے کہ ایک مچھلی کا ڈھانچہ بنا کر اُس کی بڑی ہڈی 'مرکزی موضوع' ہوتی ہے، جب کہ چھوٹی ہڈیاں اس موضوع سے متعلق دوسرے 'ضروری اجزا' ہوتی ہیں۔ اس طریقۂ تدریس سے ضروری تصورات اور ان کی متعلقہ وضاحتوں کو اجاگر کر کے فہم کو بڑھایا جاتا ہے۔

مثال:

انسانی جسم کی اندرونی ساخت (human anatomy) پر حیاتیات کی کلاس کے دوران انسانی ڈھانچے کے نظام کو سمجھنے کے لیے مچھلی اور ہڈی کی تکنیک

کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طریقۂ تدریس میں انسانی ڈھانچے (مچھلی) کے اہم اجزا کو پیش کیا جاتا ہے اور ہر ہڈی کی ساخت اور کام (ہڈیوں) کی وضاحت کی جاتی ہے۔

تصوراتی خاکہ (Concept Mapping)

وضاحت:

یہ مختلف مفکرین کے خیالات کے درمیان تعلقات کو بصری طور پر پیش کرنے کا ایک مؤثر طریقہ ہے۔ اس میں طلبہ کلیدی تصورات کو جوڑنے والے خاکے بناتے ہیں، جس سے ایک مضمون کی مجموعی ساخت کو سمجھنے میں معاونت ملتی ہے۔

مثال:

طلبہ نفسیات کے اسائنمنٹ میں شخصیت کے مختلف نظریات کا مطالعہ کرنے کے لیے تصوراتی خاکے کا استعمال کرتے ہیں۔ طلبہ یہ دیکھنے کے لیے کہ مختلف نظریات کا ایک دوسرے سے کیا تعلق ہے، اُنھیں آپس میں جوڑتے ہیں، مثلاً: فرائیڈ(Freud) کا نفسیاتی تجزیہ، جنگ(Jung) کی تجزیاتی نفسیات، اور بانڈورا(Bandura) کا سماجی علمی نظریہ۔

سمعی بصری وسائل/ذرائع (Audio Visual Resources)

وضاحت:

اس طریقۂ تدریس میں ملٹی میڈیا کے ذریعے ویڈیوز، تصاویر اور آڈیوز کو اسباق میں شامل کیا جاتا ہے۔ یہ طریقۂ تدریس مختلف انداز سے سیکھنے والوں کی ضروریات کو پورا کرتا ہے جس سے تعلیمی مواد کو مزید دل چسپ اور موئثر بنایا جاتا ہے۔

مثال:

استاد جنرل سائنس کی کلاس میں نظامِ شمسی کے بارے میں پڑھانے کے لیے دستاویزی طرز کی ویڈیو کا استعمال کرتا ہے۔ ویڈیو میں سیاروں کی شان دار بصری متحرک تصاویر، ماہرینِ فلکیات کے ساتھ انٹرویوز اور پس منظر کی موسیقی شامل کی جاتی ہے، جس سے نظامِ شمسی کو سمجھنے میں طلبہ کی دل چسپی مزید بڑھ جاتی ہے۔

سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلۂ خیال کیجیے (Think, Pair and Share)

وضاحت:

ایک باہمی (ایک دوسرے سے) سیکھنے کی تکنیک جہاں طلبہ انفرادی طور پر کسی سوال یا مسئلے پر غور کرتے ہیں، پھر پوری کلاس کے ساتھ اس مسئلے کو بیان کرنے سے قبل پہلے جوڑوں یا چھوٹے چھوٹے گروہوں میں بیان کر کے اس پر تبادلۂ خیال کرتے ہیں۔ یہ طریقہ کار پُر اثر تعامل، گفتگو میں نکھار اور متنوع نقطۂ نظر کو فروغ دیتا ہے۔

مثال:

استاد انگریزی ادب کی کلاس میں ایک ناول کے اخلاقی المیے / پیچیدگی کے بارے میں سوچنے کے لیے سوال اٹھاتا ہے۔ طلبہ پہلے انفرادی طور پر غور و فکر

کرتے ہیں، پھر جوڑوں میں اپنی رائے پر تبادلۂ خیال کرتے ہیں اور آخر میں مختلف نقطۂ نظر سے اس سوال کا جواب ڈھونڈنے کے لیے کمرۂ جماعت میں بہترین انداز میں بحث و مباحثہ میں حصہ لیتے ہیں۔

سوال پوچھنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) [Questioning Technique (Socratic Approach)]

وضاحت:

یہ طریقۂ تدریس، سقراطی مکالمے کی بنیاد پر فکر انگیز سوالات پیش کر کے تنقیدی سوچ کو متحرک کرتا ہے۔ یہ سیکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ خیالات کا مطالعہ کریں، اپنے استدلال کا جواز پیش کریں اور تحقیق کے عمل کے ذریعے علم کے دریچوں کو مزید وسعت دیتے رہیں۔

مثال:

استاد اخلاقیات کی کلاس میں انصاف کے معنی پر بحث کو آگے بڑھانے کے لیے سقراطی نقطۂ نظر استعمال کرتا ہے۔ تحقیقاتی سوالات کا ایک سلسلہ پوچھ کر، طلبہ اخلاقی اصولوں اور معاشرتی اقدار کی گہری کھوج میں مشغول ہوتے ہیں۔

عملی مظاہرہ (Practical Demonstration)

ایک ایسا طریقۂ کار جہاں سیکھنے والے نظریات یا مہارتوں کے حقیقی زندگی کے اطلاق کا عملی مشاہدہ کرتے ہیں۔ اس عملی مظاہرے میں نظریاتی تصورات کو حقیقی دنیا کے منظر ناموں کے ساتھ ملا کر فہم، مہارت کے حصول، اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیتوں کو بڑھایا جاتا ہے۔

مثال:

استاد فوڈ اینڈ نیوٹریشن کی کلاس میں مچھلی کو بھرنے (اس کے اندر مختلف مصالحہ جات وغیرہ) کے لیے مناسب تکنیک کا مظاہرہ کرتا ہے۔ طلبہ مچھلی کے اندر مصالحہ جات بھرنے کے عمل، چھری کے درست استعمال اور کھانا پکانے کے عمل کا مشاہدہ کرنے کے بعد خود اس کا عملی مظاہرہ بھی کرتے ہیں۔

اظہارِ تشکر

آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ (AKU-EB) اردو لازمی SSC-I ای مارکنگ نوٹس کو ترتیب دینے میں اہم کردار ادا کرنے والے تمام افراد کی گراں قدر شراکت کا شکریہ کے ساتھ اعتراف کرتا ہے۔

ہم فرحان خان، ماہرِ مضمون اردو(AKU-EB) کو ای مارکنگ کے پورے عمل کے دوران مضمون کی قیادت کرنے پر تہہ دل سے خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔

ہم خاص طور پر محترمہ اسماء ارشد صاحبہ، معلمہ اردو، سلطان محمد شاہ آغا خان اسکول، کراچی (پرنسپل مارکر)، محترمہ صدف ندیم صاحبہ، اکیڈمک ایڈوائزر، آغا خان ایجوکیشن سروس پاکستان، ساؤتھ ریجن (سینئر مارکر) اور محترمہ افشین فہیم صاحبہ، معلمہ اردو، گرین شیلڈ پبلک اسکول، کراچی (سینئر مارکر) کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انھوں نے تمام سوالات کی کارکردگی کا جائزہ لیا، امیدواروں کے جوابات میں خوبیوں اور کمزوریوں کو بیان کیا اور بہتر کارکردگی کے لیے سفارشات کے ساتھ تدریسی طریقہ کار کو اجاگر کیا۔

مزید برآں! ہم جائزہ لینے والی معزز ٹیم کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انھوں نے ای مارکنگ نوٹس کی مجموعی کارکردگی، بہتر اور کمزور جوابات اور تدریسی حکمتِ عملی کی توثیق کے ساتھ ساتھ بہتری کی تجاویز اور تعمیری تاثرات میں اپنا اہم کردار ادا کیا۔

ان شراکت داروں میں شامل ہیں:

- ڈاکٹر محمد زوہیب، لیڈ اسپیشلسٹ، کریکولم اینڈ ایگزامینیشن ڈویلپمنٹ، اے کے یو۔ای بی
- منیرہ محمد، لیڈ اسپیشلسٹ، اسیسمنٹ، اے کے یو۔ای بی
- زین الملوک، منیجر، ایگزامینیشن ڈویلپمنٹ، اے کے یو۔ای بی
- رابعہ ہیرانی، منیجر، کریکولم ڈویلپمنٹ، اے کے یو۔ای بی
- علی اسلم بجانی، منیجر، ٹیچر سپورٹ، اے کے یو۔ای بی
- ڈاکٹر نوید یوسف، سی ای او، اے کے یو۔ای بی